



نکاٹے خلافت

www.tanzeem.org

مسلسل اشاعت کا
30 وال سال

2 تا 8 جمادی الاولی 1443ھ / 7 تا 13 دسمبر 2021ء

تanzeeem اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

حضرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ توحید اور اتحاد انسانیت

اسلام جو کامل نظامِ زندگی ہے اس کی توحید کے ذریعے ہی حضرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتحاد انسانیت کی بنیاد رکھی۔ آپ نے تعلیم دی کہ سب انسان ایک خدا کے بندے ہونے کی حیثیت سے حدود بندگی میں برابر ہیں۔ نماز کے ذریعے آپ نے انسانیت کو نظم و ضبط کی تعلیم دی۔ انہیں پاکیزگی، طہارت، پابندی اوقات، ہر معاشرے میں خدا ترسی اور دینداری سکھائی۔ زکوٰۃ و صدقات کے ذریعے آپ نے غریبوں، محتاجوں، مسکینوں اور بے سہار انسانوں کے مسائل حل کیے۔ سرمایہ داری کا خاتمہ کیا۔ انسانوں میں غیر منصفانہ طبقاتی تقسیم کی بنیاد ختم کی۔ انسانوں کو جذبات صالحہ اور اعمال حسنہ کی بنیاد پر باہمی بھائی بھائی بنایا۔ تقسیم و راثت کے ذریعے اجتماع و دولت کا راستہ بند کر کے گردش دولت کا راستہ گھول دیا، تاکہ محرومی اور نیازی افراد کوئی مستقل طبقاتی قدر نہ بن سکے۔ اسلام کے تصور و رسالت اور عقیدہ ختم نبوت نے انسانیت کے لیے ناگزیر کر دیا کہ آخری ہدایت کو پیش کرنے والی رسالت پوری اور جامع ہدایت پہنچائے۔ اس رسالت کے ذریعے علمی اور عملی پہلو سے دنیا پر جنت تمام کرنے میں کوئی کمی باقی نہ رہے۔ اس طرح ختم نبوت نے وحدت قیادت کا بھی سبق دیا۔ آپ کے نظامِ اخوت نے مسلمانوں کو بیان مرصوص بنادیا۔ رسول ﷺ کی غیر مشروط اطاعت نے وحدت عمل و حرکت و اقدام کا درس دیا اور تحریک کو تیز تر کرنے کا سامان فراہم کیا۔ آخرت میں مسئولیت کے احساس نے ذمہ داری اور جوابدی کی قوت ابھار دی۔ جرأت فیصلہ نے موقع سے فائدہ اٹھانے اور صحیح نتائج ہٹالنے کا راستہ بتایا اور آپ کے بروقت اقدامات نے باطل کے لیے تکست مقرر کر دی۔ اس طرح ایک تدریجی ارتقا کے تحت باطل مٹا گیا اور حق غالب آتا چلا گیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت انقلاب

سید اسعد گیلانی

اپنے شمارے میں

تفصیلی رپورٹ
تanzeeem اسلامی کا اسلامانہ اجتماع 2021ء

اللہ کی پکڑ سے فرار ممکن نہیں

پاکستان کے داخلي اور خارجي مسائل
منہجی جماعتوں کا کردار (6)

اسلام میں ایک مثالی شوہر کا کردار

.....سب کچھ کہہ گزرتے ہیں

حضرت زینب بنت ابی معاویہ

استہزا عبازی

فرمان نبوی

استغفار کی برکتیں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ : ((مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ فَخَرَجَ أَوْ مِنْ كُلِّ هَمٍ فَرَجَأَ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)) (رواہ ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ہمیشہ استغفار (اللہ سے گناہوں کی بخشش کے لیے دعا) کرتا ہے، اللہ ہر قسم کی تغلی سے نکلنے کی راہ اس پر کھول دے گا اور ہر غم و فکر سے اسے نجات بخشدے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عنایت فرمائے گا جس کا اسے وہم و مگان بھی نہ ہو گا۔“

تشریح: ”استغفار“ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اس گناہ کو بالکل ترک کر دے جس کی مغفرت کے لیے اللہ تعالیٰ سے درخواست کر رہا ہے۔ پورے شعور اور عاجزی کے ساتھ ایک سو بار روزانہ اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہے۔ اس سے ہر قسم کی تغلی اور مصیبت سے نکلنے کی راہ پیدا ہو گی۔ یعنی دل میں سکون اور اطمینان پیدا ہو گا۔

حضرت حسن بصریؓ کی خدمت میں یکے بعد یگرے چار آدمی حاضر ہوئے۔ ایک نے قحط سالی کی شکایت کی۔ دوسرے نے اپنی تنگدستی اور محتاجی کا شکوہ کیا۔ تیسرا نے کہا، حضرت! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بیٹا عطا فرمائے۔ چوتھے نے عرض کیا، میرا باغ سوکھ گیا ہے۔ آپؑ نے ہر ایک سے کہا کہ ”اللہ سے استغفار کرو۔“

﴿سُورَةُ الْفُرْقَان﴾ يَسُوْمُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ آیات: 41 ، 2

وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُواً طَأْهَذَ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝ إِنْ كَادَ لَيُضْلِلُنَا عَنِ الْهَدِيَّةِ لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا طَوْ سَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَيِّلًا ۝

آیت: ۲۱ ﴿وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُواً طَأْهَذَ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا﴾ ”اور یہ لوگ جب بھی آپؑ کو دیکھتے ہیں تو آپؑ کا مذاق بنالیتے ہیں۔“

قریش مکہ کے ہاں حضور ﷺ کی دعوت کی مخالفت کا یہ بھی ایک طریقہ تھا کہ وہ بات سننے کے لیے کبھی سنجیدہ نہ ہوتے اور آپؑ کی دعوت کو ہمیشہ مذاق میں اڑا دیتے۔ نہ وہ آپؑ کی بات کو کبھی سنجیدگی سے سنتے، نہ کبھی اس پر غور کرتے اور نہ ہی اس کا کوئی سنجیدہ جواب دیتے۔

﴿أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝﴾ ”کیا یہ ہے وہ شخص جسے اللہ نے بھیجا ہے رسول بنالکر؟“

یا اور اس طرح کے دوسرے جملوں کے ذریعے وہ لوگ آپؑ کا تمسخر اڑاتے تھے۔

آیت: ۲۲ ﴿إِنْ كَادَ لَيُضْلِلُنَا عَنِ الْهَدِيَّةِ لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا طَوْ﴾ ”قریب تھا کہ یہ شخص ہمیں اپنے معبودوں سے ورگلا دیتا، اگر ہم ان (کی پرستش) پر ثابت قدم نہ رہتے۔“

اگر ہم نے اپنے ان معبودوں کے ساتھ وفاداری کا رشتہ استوار نہ کر کھا ہوتا تو یہ شخص ضرور ہمیں ان سے برگشته کر کے راستے سے بھٹکا دیتا۔

﴿وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَيِّلًا ۝﴾ ”عنقریب جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو جان جائیں گے کہ کون بھٹکا ہوا تھا راستے سے۔“

انہیں بہت جلد یہ حقیقت معلوم ہو جائے گی کہ اصل مگر اہ کون تھا؟ جنہیں یہ مگر اہی کا الزام دیتے ہیں وہ یا یہ خود!

ندائے خلافت

خلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر استوار
لگبھیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب وجگر

تanzeeem اسلامی کا ترجمان نظام خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

30 جلد 1443ھ مادی الاولی 8 تا 2
45 شمارہ 2021 دسمبر 13 تا 7

مدیر مسئول / حافظ عاکف سعید
مدیر / ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون / فرید الدلہ مرودت

نگان طباعت: شیخ حیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پرلیس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تanzeeem اسلامی

”دارالاسلام“ ملتان روڈ چونگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78
E-Mail: markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماؤنٹ ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03 35869501 فیکس: 35834000 publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 15 روپے

سالانہ زر تعاون 15 روپے
اندرون ملک 600 روپے
بیرون پاکستان 2000 روپے
ایران 2500 روپے
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون لگا حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل

مزہبی جماعتوں کا کردار (6)

(گزشتہ سے پیوستہ) پاکستان کے سیاسی عدم استحکام کی وجہات کی اگر مختصر ترین الفاظ میں سسری تیار کی جائے تو وہ کچھ یوں بنتی ہے کہ مسلم لیگ کا ایک منظم سیاسی جماعت بنے بغیر ایک تحریک کی صورت اختیار کر کے پاکستان قائم کرنے میں کامیاب ہو جانا اور اسلامی جماعتوں کا عوام کی علمی اور فکری تربیت اور ذہنی و عملی تبدیلی کے بغیر محض اسلام کے نعرے کے ساتھ انتخابی سیاست میں کو دپڑنا وہ بنیادی عوامل تھے جو نہ صرف پاکستان کے سیاسی سطح پر عدم استحکام کا باعث بنے بلکہ اسلامی ریاست کے قیام کے حوالے سے ہم مسلسل پسپائی اختیار کرتے چلے گئے۔ آج صورتحال یہ ہے کہ اکثر اسلامی جماعتوں عوامی جلسوں میں بھی اسلام کا ذکر نہیں کرتیں۔ یہاں تک کہ پی ڈی ایم کے ایک جلسے میں مولانا فضل الرحمن نے عمران خان پر الزامات کی بوچھاڑ کرتے ہوئے انہیں اور ان کی جماعت کو اسلامی شعار کی خلاف ورزی کا مرکب ٹھہرایا تو پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے سیاست میں اسلام کے حوالے سے بات کرنے پر ان سے اختلاف کیا (جیسا کہ اکثر سیکولر حضرات کرتے ہیں) تو اس کے بعد مولانا نے PDM کے کسی بھی جلسہ میں اسلام کا کوئی حوالہ اُس وقت تک نہیں دیا جب تک بلاول بھٹو پی ڈی ایم میں رہے۔ اسی طرح دوسری اسلامی جماعتوں موجودہ حکومت پر مہنگائی وغیرہ کے حوالے سے زبردست تنقید کرتی ہیں لیکن اسلام کے نفاذ کے حوالے سے کوئی پیش قدمی نہ کرنے پر یا کوئی ثابت قدم نہ اٹھانے پر اب ہماری مذہبی سیاسی جماعتوں کوئی قابل ذکر مخالفت یا احتجاج نہیں کرتیں۔

مزہبی سیاسی جماعتوں میں ”لبیک یا رسول اللہ“ کا ذکر نہیں ہو سکا۔ شاید اس لیے کہ مذہبی سیاسی جماعتوں میں یہ ایک نئی اثری ہے اور انہیں پاکستان کے سیاسی معاملات میں بھرپور حصہ لینے کے لیے ابھی بہت کم وقت ملا ہے۔ البتہ سیاست میں ان کی انٹری کو بندگ انٹری کہا جائے گا۔ کیونکہ اس جماعت نے 2018ء کے انتخابات میں بہت زیادہ ووٹ حاصل کیے اور ان کا جماعتی نظم اور عوامی رابطہ مثالی ہے۔ انہوں نے مکمل دین اسلام کو فوکس نہیں کیا بلکہ حضور ﷺ کی ذات اقدس اور آپ ﷺ کی حرمت کو اپنی احتجاجی سیاست کا مرکزی نکتہ بنانے کا کردار صرف پاکستان کی سیاست کو ہلا کر رکھ دیا ہے بلکہ عالمی سطح پر اپنی ایک پہچان بنالی ہے۔ اگرچہ پاکستان کے عوام کے ایک بہت بڑے حصے میں ان کو بڑی حمایت حاصل ہوئی ہے لیکن ان کے طرز احتجاج کو بعض حلقے ناپسندیدگی سے بھی دیکھ رہے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ان کا احتجاج کا طریقہ کار کیا تھا لیکن دوران احتجاج جو پرتشدہ

پاکستان کے سیاسی عدم استحکام کے حوالے سے ہم نے صرف میں شریم کی سیاسی جماعتوں اور مذہبی جماعتوں کا ذکر کیا ہے اور ان کے روں پر اخلاق اور تہذیب کے دائرے میں رہتے ہوئے تقید کی ہے لیکن ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ان دونوں اقسام کی جماعتوں (یعنی سیاسی اور مذہبی سیاسی جماعتوں) نے ہر نوع کی انتہا پسندی، تحریک کاری اور دہشت گردی سے گریز کیا ہے اور شرپسندوں کو خود سے دور رکھنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے۔

سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے علاوہ پاکستان میں چند قوم پرست اور ایک لسانی جماعت کا بڑا ہم روں رہا ہے۔ قوم پرست جماعتوں جو پنجاب کے سواباتی تینوں صوبوں میں کافی سرگرم رہی ہیں ان جماعتوں کے کارکن بڑے Dedicated اور اپنے موقف کے حوالے سے بہت سخت رہے ہیں لیکن وہ کہیں بھی خاص کامیابی حاصل نہیں کر سکیں البتہ انہوں نے مختلف موقع پر اپنی قوت کا بھرپور اظہار کرنے کی کوشش کی۔ ایک وقت تھا جب خیبر پختونخوا کو صوبہ سرحد کہا جاتا تھا تو وہاں (آزاد) پختونستان کا شوشه چھوڑا گیا۔ سندھ میں وقفہ و قفقہ سے سندھو دیش کی آوازیں اٹھتی رہی ہیں اور بلوچستان میں بی ایل اے (بلوچستان لبریشن آرمی) کا اٹھایا ہوا طوفان تو ابھی تک صحیح طرح تھم نہیں سکا۔ یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ ان قوم پرست جماعتوں کو کیونکہ فوج فرنٹ لائے پر آکر confront کرتی رہی ہے اور اس میں سیاست دانوں کی involvement کم رہی ہے لہذا ہمیں تسلیم کرنا چاہیے کہ ان کا مسئلہ سیاسی سطح پر حل کرنے کی بجائے قوت سے کچل دیا گیا ہے۔ ایم کیو ایم جو ایک لسانی جماعت ہے وہ بنیادی طور پر سندھ کے شہری علاقوں کی جماعت ہے ”اردو سپیکنگ“ ان کی انفرادیت ہے۔ لیکن چند سال پہلے تک ان کے اٹھائے ہوئے اقدامات پاکستان بھر کو متاثر کرتے تھے وفاقی حکومت بھی اس پر تسلیم خم کرتی تھی۔ الطاف حسین اس کے سربراہ تھے جو اپنے ایک حکم سے سندھ کے بڑے شہروں میں زندگی مفلوج کر دیتے تھے۔ اس امر پر غور کرنا ضروری ہے کہ ایم کیو ایم کیوں بنی اور پھر کیوں بے لگام ہو گئی، اس سے ایم کیو ایم کی سیاسی بنیاد اور ارتقاء کو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔ ایم کیو ایم مہاجر قومی مومنت کا مخفف ہے۔ اس نے 1980ء کی دہائی سے اپنی حیثیت منوانا شروع کی۔ اس میں تقسیم ہند کے وقت بھارت سے آئے ہوئے مہاجرین کی بہت بڑی (باتی صفحہ 16 پر)

واقعات ہوئے ان کی کسی صورت حمایت نہیں کی جاسکتی۔ پھر یہ کہ فرقہ داریت کے حوالے سے ان کا ریکارڈ قابل تحسین نہیں ہے۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے حضور ﷺ سے اپنے بلکہ ہر مسلمان کے والہانہ تعلق کا جواہر اکیا، عالمی حالات اور طاغوتی قوتوں کی ریشه دو ایجنسیوں کو منظر رکھتے ہوئے ہم بر ملا کہیں گے کہ اس کی شدت سے ضرورت تھی۔ کون نہیں جانتا کہ آج کے مسلمان کا اسلام سے بحیثیت دین تعلق انتہائی کمزور ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود ایک تعلق پوری شدت سے قائم ہے اور وہ ہے حضور ﷺ کی مبارک ذات سے جذباتی تعلق۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے دشمن اس تعلق کو ختم کرنا چاہتے ہیں تاکہ اسلام اور مسلمان کو الگ تھلک کیا جاسکے۔ بقول اقبال ۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا روح محمد اُس کے بدن سے نکال دو اس تعلق کو سمجھنے کے لیے یہ مثال مفید ثابت ہوگی جیسے کوئی شخص کسی بلندی سے کھائی میں گرا چاہتا تھا لیکن اس کے ہاتھ میں کوئی رسی یا ایسی شے آگئی کہ وہ گرنے سے بچا ہوا ہے اور ہوا میں متعلق ہے لہذا یہ رسی یا وہ شے جسے اس نے تھاما ہوا ہے وہ اگر کٹ جائے یا اس کا ہاتھ چھوٹ جائے تو گرنے اور ہلاک ہونے سے بچ نہیں سکے گا اور اگر وہ اس ذریعہ کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے تو اس کی مدد سے کسی وقت واپس بلندی پر آسکتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ طاغوتی قوتوں نے اپنے نقطہ نظر سے بڑی ہی صحیح جگہ پر سڑا یک کیا ہے۔ مسلمان پہلے ہی ایک ڈگمگاتی اور ہوا کے تھیڑوں کی زد میں آئی ہوئی کشتنی میں سوار ہیں اگر یہ قوتیں خداخواستہ مسلمان کا تعلق حضور ﷺ سے منقطع کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو نہ صرف امت مسلمہ کا بدترین انجام یقینی ہے بلکہ انفرادی سطح پر بھی مسلمان بری طرح ہلاک ہوں گے۔ لہذا امت مسلمہ کے لیے یہ ضروری امر ہے کہ وہ اس حوالے سے دشمنوں کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دے اور اس ذریعہ سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بلکہ مضبوط ترین کر لے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ”لبیک“ نے اس مسئلے کی اہمیت کو اجاجہ کر کے مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ غیر مسلم کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ ﷺ کی عزت اور حرمت کے سامنے کسی شے کی کوئی حیثیت اور اہمیت نہیں ہے۔ اور قوم کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ مسئلہ صرف ”لبیک“ والوں کا نہیں بلکہ حضور ﷺ کے ہر امتی کا مسئلہ ہے۔

اللہ کی پکڑ سے فرار نگران ہیں

(سورۃ الرحمن کی آیات 35 تا 40 کی روشنی میں)



جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ علیہ السلام کے خطاب جمعہ کی تlexicalis

عذاب سے ڈرایا جا رہا ہے تاکہ ہم بروقت سنبھل جائیں اور اس بڑے عذاب سے نجاح جائیں۔ اللہ ہم سے محبت فرماتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے محبت فرماتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اے لوگو دیکھو! آپ کا ہے تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول، بہت بھاری گزرتی ہے آپ پر تمہاری تکلیف تمہارے حق میں آپ (بھلائی کے) بہت حریص ہیں، اہل ایمان کے لیے شفق بھی ہیں، جہنم بھی۔“ (اتوبہ: 128)

جہنم کے عذابوں کا ذکر قرآن مجید میں اور احادیث میں بار بار اسی لیے آیا ہے تاکہ ہم معصیت، نافرمانی اور گناہوں کے رویے سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔ ہم جہنم کے عذابوں کی شدت کا تصور بھی اس دنیا میں نہیں کر سکتے۔ صحیح بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ جہنم کا کم ترین عذاب یہ ہے کہ ایک شخص کو انگاروں پر منی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس کے تسمیہ بھی انگاروں کے ہوں گے۔ جب وہ پہنئے گا تو اس کی حدت سے اس کا پورا وجود اور اس کی کھوپڑی اس طرح کھولے گی جس طرح چوہے پر ابلتا پانی کھول رہا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے کہ یہ جہنم کا کم ترین عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم کے بارے میں سنجیدگی عطا فرمائے اور جہنم کے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ فجر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذکار اور دعاوں میں مشغول رہتے تھے۔ ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح و شام سات مرتبہ یہ دعا بھی فرماتے تھے:

کل کی خیر پائے۔ آج جن آیات کا مطالعہ ہم کرنے

جار ہے ہیں ان میں مجرمین، گناہگاروں اور نافرانوں کے حوالے سے بیان ہے۔ اس کے بعد اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا ذکر آئے گا، ان کی صفات کا ذکر آئے گا اور ان کے انعامات کا ذکر آئے گا۔ ان شاء اللہ جہنوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا، رسولوں کی دعوت کا انکار کیا یا جہنوں نے مانا ہے لیکن عمل نہیں مانتے، اللہ اور اس کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی روشنی پر ہیں۔ ان تمام مجرمین کے ساتھ کل جو معاملہ ہونے والا ہے اور جس قدر عذاب کی کیفیت ان کے لیے تیار ہے اس کا ذکر کریں یہاں فرمایا:

﴿يُرِسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ تَأْرِيلٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرُنَ ﴾ (الرحمن: 35) ”تم پر پھینکنے جائیں کے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلے اور دھواں، تو تم لوگ بدلنہیں لے سکو گے۔“

مرتبہ ابو ابراہیم

اکثر مفسرین نے یہاں جہنم کے عذاب مراد لیے ہیں۔ شواطی سے مراد آگ کا ایسا شعلہ ہے جس میں دھواں نہ ہو اور نحاس سے مراد ایسا دھواں جس میں آگ کی کیفیت نہ ہو۔ یعنی طرح طرح کے عذاب وہاں دیے جائیں گے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ! ہم سب کو آگ کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

﴿فِيمَا يَأْتِ الْأَءَرِيزُ كُمَا تُكَذِّبُنَ ﴾ (الرحمن: 36) ”تو تم دونوں اپنے رب کی کون کوئی نعمتوں اور قدرتوں کا انکار کرو گے؟“

مسئلہ یہ ہے کہ جہنم کے بارے میں ہمیں انتہائی سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ اللہ رب العالمین بھی ہے، الرحمان بھی ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بھی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مظہر ہے، ہمیں پیشگی اس

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

قرآن مجید کے سلسلہ وار مطالعہ کے ضمن میں آج ہم سورۃ الرحمن کی آیات 35 تا 40 کا مطالعہ کریں گے۔

ان شاء اللہ۔ اس مقام پر ان مجرمین کا بیان آرہا ہے جہنوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا، رسولوں کی دعوت کا انکار کیا یا جہنوں نے مانا ہے لیکن عمل نہیں مانتے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی روشنی پر ہیں۔ ان تمام مجرمین کے ساتھ کل جو معاملہ ہونے والا ہے اور جس قدر عذاب کی کیفیت ان کے لیے تیار ہے اس کا ذکر کریں یہاں فرمایا:

((الایمان بین الخوف والرجاء)) ”ایمان خوف اور امید کی درمیانی کیفیت کا نام ہے۔“

بندہ اللہ کی پکڑ کا خوف بھی رکھے تاکہ گناہوں سے بچے، نافرمانی اور برے انجام سے بچے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید بھی رکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سامنے پیش کی جاتی ہے تو اس میں بالکل یہی کیفیت ہوتی ہے جو آیت میں بیان ہوئی کہ اس گلیکسی کارنگ گلابی، تیل کی تلچھٹ جیسا یا سرخ ہو جاتا ہے۔ ہماری گلیکسی میں جب قیامت برپا ہوگی تو اس کے تمام سیارے اور ستارے بھی اسی طرح تباہ ہو جائیں گے اور ہر طرف آگ ہی آگ ہو گی۔ آسمان کے پھٹنے کی اصل کیفیت تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ تاہم قرآن ان الفاظ میں بیان کرتا ہے جو ہمارے مشاہدات میں آسکتے ہیں۔ آگے فرمایا:

﴿فِيَامِ الْأَءَرِيَكُمَا تُكَذِّبُونَ﴾ (الرجم: 38) ”تو تم دونوں اپنے رب کی کون کوئی نعمتوں اور قدرتوں کا انکار کرو گے؟“

آج دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ اور قیامت نہیں ہے کہ ہمارے سکولز کم ہوں، یونیورسٹیز کم ہوں،

((اللهم اجرني من النار)) ”اے اللہ مجھے آگ سے بچائے۔“ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہیں۔ بخشش بخشائے ہیں، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، شفاعت کبریٰ کا حق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوگا۔ جنت کا دروازہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھولا جائے گا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا ہے اس امت کی تعلیم کے لیے فرمائے ہیں۔ اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کی آگ سے بچنے کے حوالے سے اس قدر اہتمام فرمائے ہیں تو مجھے اور آپ کو کس قدر اہتمام کی ضرورت ہے، اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ آگے فرمایا:

﴿فَإِذَا أَنْشَقَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرَدَةً كَالْدِهَانِ﴾ (الرجم: 37) ”پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور ہو جائے گا گلابی، تیل کی تلچھٹ جیسا۔“

یہ قیامت کے برپا ہونے کی کیفیت کی طرف اشارہ ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے لمحات کی مختلف کیفیات کا ذکر فرمایا ہے۔ جیسے **﴿إِذَا السَّمَاءُ أُنْشَقَتُ﴾** (الاشتاق: 1) ”جب آسمان پھٹ جائے گا۔“

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ (الثویر: 1) ”جب سورج پسیٹ لیا جائے گا۔“

﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۚ وَإِذَا الْكَوَافِرُ اَنْتَزَرَتْ ۚ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِرَتْ﴾ (سورۃ الانفطار) ”جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب تارے بکھر جائیں گے اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں گے۔“

قیامت کے مناظر جا بجا قرآن حکیم میں بیان ہے ہیں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی نگاہوں سے قیامت کے مناظر دیکھنا چاہے تو ان تین سورتوں کا مطالعہ کرے (جامع ترینی)۔ قیامت کے تناظر میں قرآن حکیم کئی مرتبہ آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر فرماتا ہے۔ جیسے زیر مطالعہ آیت میں فرمایا:

﴿فَإِذَا أَنْشَقَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرَدَةً كَالْدِهَانِ﴾ (الرجم: 37) ”پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور ہو جائے گا گلابی، تیل کی تلچھٹ جیسا۔“

سامنس دنوں نے جس حد تک تحقیق کی ہے اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ یہ کہشاں میں بلیک ہولن میں جا کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس ہولناک منظر کی تصویر کشی کا دعویٰ بھی بعض اوقات ناسا والے کرتے ہیں اور جب وہ تصویر دنیا کے

پریس ریلیز 3 دسمبر 2021ء

ایران اور افغانستان تحمل کا مظاہرہ کریں اور جگ ہنسائی کا باعث نہ بنیں

شعار الدین شیخ

ایران اور افغانستان تحمل کا مظاہرہ کریں اور جگ ہنسائی کا باعث نہ بنیں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے حال ہی میں ہونے والی ایران افغان سرحدی جھٹرپوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو یہ بنیادی بات سمجھنا چاہیے کہ اسلام دشمن قوتیں پہلے ہی امت مسلمہ میں انتشار اور افتراق کی خواہشمند ہیں اگر مسلمان ممالک یوں باہم دست و گریاں رہے تو دشمن اس کا فائدہ اٹھانے سے نہیں چوکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس حوالے سے ایران پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک بڑا اور مستحکم اسلامی ملک ہے الہذا اسے افغانستان کی نوزاںیدہ حکومت کی ہر طرح کی مدد کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ابھی تک کسی بھی اسلامی ملک نے افغان طالبان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا لیکن پاکستان سمیت کچھ اسلامی ممالک کسی نہ کسی انداز میں افغانستان کے مسائل حل کرنے میں افغان طالبان کی مدد کر رہے ہیں۔ اگر ایران، افغانستان کی کوئی حکومت کی کوئی مدد نہیں کرنا چاہتا تو کم از کم ایسے اقدامات سے گریز کرے جن سے افغان طالبان کی حکومت کے لیے مزید مسائل کھڑے ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ افغان طالبان کی حکومت کو ہر ممکنہ تحفظ دے تاکہ وہ ایک حقیقی اسلامی ریاست قائم کر کے باقی مسلمان ممالک کے لیے ایک قابل تقلید مثال قائم کریں اور دشمنوں کے عزم کو ناکام بنایا جاسکے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

”قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں لگایا کیا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھایا،“

یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے۔ بہر حال یہ ہمارے اصل ایشوز ہیں۔ ہم کتنا ان کے بارے میں فکر مند ہیں؟ حالانکہ یہ سوالات تو ہونے ہیں۔ لیکن جب جہنم میں ڈالا جا رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ نہیں پوچھے گا کہ تمہیں سزا کیوں دی جا رہی ہے۔ اللہ کو تُ خوب معلوم ہے اور سوال جواب بھی بندوں پر جنت قائم کرنے کے لیے ہوں گے۔ کیونکہ وہاں کچھ لوگ جھوٹے بھی ہوں گے۔

سورۃ الانعام میں فرمایا:

﴿ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا آنَّ قَالُوا وَاللَّهُ رَبُّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴾ (آیت: 23) ”پھر نہیں ہو گی ان کی کوئی اور چال سوائے اس کے کہ وہ کہیں گے کہ اللہ کی قسم جو ہمارا رب ہے ہم مشرک نہیں تھے۔“

یہ منافقین اور مشرکین جھوٹ بولنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ گواہ پیش کر دے گا۔ سورۃ یسین میں فرمایا:

﴿الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشَهُّدُ أَرْجُلُهُمْ إِمَّا كَانُوا يَكُسِّبُونَ ۝﴾ (آیت: 65) ”آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگادیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہ دیں گے اس کمائی کے بارے میں جو وہ کرتے رہے تھے، یہ سب مراحل انتہام جنت کے لیے ہوں گے۔ مگر جب جہنم میں ڈالا جا رہا ہوگا تو کسی سے پوچھا نہیں جائے گا کہ تم کس وجہ سے جہنم میں جا رہے ہو۔ اللہ کو سب معلوم ہے۔ آگے فرمایا:

﴿فَبِأَيِّ أَزَاءِ رِبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝﴾ (الرجن: 40) ”تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں اور قدرتوں کا انکار کرو گے؟“

یہ حساب کتاب کا ہو جانا، مجرمین کو سزا کا دیا جانا اور اللہ کے نیک بندوں کو بہترین اجر عطا کیا جانا یہ بھی اللہ کی نعمت کا تقاضا ہے اور اللہ تعالیٰ پکڑنے پر بھی قادر ہے، حساب کتاب لینے پر بھی قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُس دن کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سے بھی جن کی طرف ہم نے رسولوں کو بھیجا اور لازماً پوچھ کر رہیں گے رسولوں سے بھی۔“

احادیث میں بھی روز ممحشر پوچھے جانے والے سوالات کا تذکرہ موجود ہے۔ احادیث کے مطابق پہلا سوال روز ممحشر نماز کے بارے میں ہوگا۔ صحابہ کرام ﷺ کے دور میں منافقین کو بھی معلوم تھا کہ نماز کو ہی مسلمان اور کافر کے درمیان فرق سمجھا جاتا ہے۔ ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ فجر اور عشاء کی نمازوں میں نہ آنا نفاق کی علامت ہے۔ عبداللہ بن ابی توجعہ کے دن پہلی صفحہ میں آکر بیٹھتا تھا اور کھڑے ہو کر اپنے جھوٹے ایمان کا اظہار کرتا تھا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یعنی اس دور کے منافق پانچوں نمازوں ادا کرنے آتے تھے تاکہ ان کو مسلمان مانا جائے۔ لیکن آج ہم امتی ہیں جن کی بڑی تعداد ایسی ہے جو پانچوں نمازوں ضائع کر کے بھی مطمئن بیٹھی ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ سکول میں بچوں سے پوچھا گیا کہ بیٹا! نماز کون لوگ نہیں پڑھتے؟ ایک بچے نے کہا: وہ جو مر جاتے ہیں اور وہ جو کافر ہوتے ہیں۔ یعنی اگر مسلمان ہے تو نماز لازمی ہے ورنہ اگر نمازوں نہیں ہے تو وہ کیسا مسلمان ہے۔ البتہ شاختی کا رد میں ضرور لکھا جائے گا مسلمان، اگر مر جائے تو اس کا جنازہ بھی پڑھیں گے لیکن حقیقت میں عملاً وہ کفر کی روشن پر ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں بندے کے اسلام اور کفر میں نماز کا فضل ہے۔ نماز ہے تو اسلام کی طرف ہے، نمازوں نہیں تو کفر کی طرف ہے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

((من ترك الصلاة متعمداً فقد كفر)) جس نے

جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ کفر کر چکا۔

ایک کلمہ گو مسلمان نمازوں پڑھتا تو اسلام میں ضرور ہے مگر حقیقت کے اعتبار سے وہ کافرانہ روشن پر ہے، عملی اعتبار سے یہ کافرانہ روشن ہے۔ قیامت کے دن پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا۔ جس کی نماز درست ہو گی اس کے معاملات میں بھی درستگی ہو گی اور جس کی نماز میں بگاڑ ہو اس کے باقی معاملات میں بھی بگاڑ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیاں معاف فرمائے اور ہمیں تمام نمازوں کی حفاظت کی اور تکمیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک اور روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے عطا فرمائے۔ فرمایا:

”پس ہم لازماً پوچھ کر رہیں گے ان ابو بزرگہ اسلامی“ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کا لجزم ہوں۔ جہالت یہ نہیں ہے کہ پی ایچ ڈیز کی تعداد کم ہو۔ قرآن کہتا ہے کہ جہالت یہ ہے کہ بندہ اللہ کی وحی کے خلاف میں کھڑا ہو جائے، اللہ کی وحی کو فراموش کرے، انکار کرے، یہ جہالت ہے۔ ابو جہل کا نام عمر و بن ہشام تھا اور اس کی کنیت ابو الحکم تھی۔ یعنی حکمت والا۔ وہ اس دور کی پاریمیت یعنی دارالنحوہ کا سربراہ تھا جہاں قریش کے بڑے بڑے سردار بیٹھتے تھے۔ یعنی ابو جہل ان سرداروں کا بھی سردار تھا۔ وہ ان کے فیصلے کرتا تھا۔ لیکن جب اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کیا ہے، وحی کی تعلیم کا انکار کیا ہے تو پھر یہ ابو جہل قرار پایا۔ موجودہ دور کے بڑے سائنس دان ہوں یا کوئی پرانا رسیرچر اگر وہ وحی کا، قیامت کا اور آخرت کا انکار کرتا ہے تو اذل درجہ کا جاہل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے آج بھی ہمارے سامنے آرہے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ السَّمَاءُ طَبَّنَهَا ۚ﴾ (النَّازُعَاتُ: 27) ”اے لوگو! ذرا سوچو! کیا تمہاری تخلیق زیادہ مشکل ہے یا آسمان کی؟ اس نے اسے تخلیق کیا۔“

جس نے اپنے آسمان کو بنایا وہ ختم بھی کر دے گا اسے تم جیسوں کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔ فرمایا:

﴿الْخَلْقُ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ﴾ (المومن: 57) ”آسمانوں اور زمین کی تخلیق یقیناً زیادہ بڑا کام ہے انسانوں کی تخلیق سے۔“

تم نہ تھے تو اللہ نے تمہیں بنادیا۔ اس کے لیے دوبارہ پیدا کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ آگے فرمایا:

﴿فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسُ وَلَا جَانٌ ۝﴾ (الرجن: 39) ”تو اُس روز پوچھنے کی ضرورت نہیں ہو گی، نہ کسی جن سے اور نہ انسان سے اُس کے گناہوں کے بارے میں۔“

پہلی بات یہ ہے کہ حساب کتاب تو ہونا ہے۔ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر بھی ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ سوالات بھی کرے گا۔ سورۃ التکاثر میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ التَّعْيِمِ ۝﴾ (التكاثر) ”پھر اس دن تم سے ضرور پوچھا جائے گا نعمتوں کے بارے میں۔“

سورۃ الاعراف کے شروع میں آتا ہے:

﴿فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ۝﴾ ”پس ہم لازماً پوچھ کر رہیں گے ان

مرتب: مرتفعی احمد اون

مرکزی اجتماع گاہ بہاولپور میں منعقدہ

تنتیمِ اسلامی کے سالانہ اجتماع 2021ء

کی منعقدہ رویداد

کے لیے احکام باری تعالیٰ اور سنت رسول ﷺ کو پیش نظر رکھیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ سلام کو عام کریں۔ دوران پروگرام اپنا موبائل فون بند رکھیں۔ اجتماع کے تمام پروگراموں میں پوری توجہ کے ساتھ شریک ہوں۔

رفیق تنظیم اور قرآن حکیمڈاکٹر محمد طاہر خاکواني

حلقة پنجاب جنوبی کے امیر ڈاکٹر محمد طاہر خاکواني نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہماری تنظیم کی دعوت کی جڑ اور بنیاد قرآن حکیم ہے۔ قرآن الحمدی (ہدایت کاملہ)، سب سے بڑی نعمت، جبل اللہ (اللہ کی رسی) اور فیصلہ کن کلام ہے۔ آخرت میں ہماری نجات شعوری ایمان پر منحصر ہے جو ہمیں قرآن سے ملے گا۔ موجودہ دور میں، بہت سی شخصیات قرآن پڑھ کر مسلمان ہوئیں۔ قرآن کی دعوت میں تین بنیادی چیزیں ہیں: (1) اللہ کی بندگی محبت کے جذبے کے ساتھ کرنا۔ (2) دعوت اور اقا مسٹ دین کی جدوجہد کرنا۔ (3) حقیقی کامیابی آخرت کی ہے، دنیا کی کامیابی عارضی ہے۔ قرآن نے صحابہ کرام کا فکر، سوچ، انداز، سیرت کردار، جلوت خلوت، دن رات ہر شے بدلت کر رکھ دی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن کو پڑھیں، سمجھیں اور اس کو دوسروں تک پہنچائیں۔ ہمیں ہر کام قرآنی احکامات کے مطابق کرنا چاہیے۔ ہمیں قرآن کے ذریعے کچھ اقدار اپنانا ہوں گی: (1) اپنا نقلابی فکر دل میں مستحضر کرنا۔ نفسانی خواہشات اور مال کی محبت کو عبادات بالخصوص نماز کے ذریعے ختم کرنا۔ (2) نظم و ضبط کی عادت پیدا کرنا۔ یعنی سمع و طاعت کا جذبہ پیدا ہو۔ (3) جہاد، محبت، کوشش، اپنی صلاحیتیں لگانا۔ (4) شہادت کی آرزو کرنا۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ خواہش تھی۔ (5) دین کا کام استقامت، مستقل مزاجی اور تلقین کے ساتھ کرنا۔ (6) رحماء بینہم کا جذبہ، آپس میں محبت، شفقت، اخوت، خیرخواہی کے جذبات پیدا کرنا۔ اسی طرح کچھ چیزوں سے پہنچا ہے: (1) نیت میں کھوٹ نہ ہو، اللہ کی رضا اور اخروی نجات کی نیت ہوئی چاہیے۔ (2) نام و نمود اور شہرت سے پہنچا ہے کیونکہ ریا کاری انسان کے عمل کو ضائع کر دیتی ہے۔ (3) خود پسندی کی کیفیت نہ ہو بلکہ عاجزی ہو۔ (4) ضعف ارادہ نہ ہو۔

مطالعہ حدیثحافظ ندیم مجید

نماز مغرب کے بعد ”مفلس کون“ کے موضوع پر حلقة پٹھوہار کے امیر حافظ ندیم مجید نے حقوق العباد کے متعلق حدیث کا مطالعہ کروا یا۔ انہوں نے کہا کہ اس حدیث میں حضور ﷺ نے حقوق العباد کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ ایسا بندہ جو حقوق اللہ پر عمل پیرا ہے لیکن حقوق العباد کے معاملے میں ناکام ہو گیا وہ قبل افسوس ہے۔ آج لوگوں کی اکثریت بشرطیں مذہبی لوگ و جماعتیں اپنے حقوق کے حصول کے لیے کوشش ہیں لیکن فرانص کو ادا کرنے سے غافل ہیں۔ ہمیں اپنے فرانص کو ادا کرنے کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

انفرادی نصب اعین اور اجتماعی ہدف عمر نواز

مقامی امیر النور کالوںی، حلقة اسلام آباد عمر نواز نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن فرد سے انفرادی حیثیت سے مخاطب ہوتا ہے۔ ہمارا نصب اعین اللہ کی رضا کا حصول

تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع 19 تا 21 نومبر 2021ء کو مرکزی اجتماع گاہ بہاولپور میں منعقد ہوا جس میں پورے پاکستان سے رفقاء نے شرکت کی۔ پہلے سال کورونا وائرس کی وجہ سے پوری دنیا میں لاک ڈاؤن کی پابندی کی وجہ سے تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع منعقد نہیں ہوا تھا۔ اس سال بھی کورونا ایس او پیز پر عمل کرتے ہوئے نظم بالا نے پچاس سال سے زیادہ عمر کے بزرگ رفقاء کو شرکت نہ کرنے کی اجازت دی ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود بے شمار بزرگ اور دوسرے رفقاء و احباب نے اجتماع میں بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجتماع کے انتظامات کی ذمہ داری جنوبی پنجاب کے رفقاء نے بہت عمدہ طریقے سے ادا کی۔ اجتماع کا پنڈال قرآنی آیات اور علماء اقبال کے اشعار سے مزین کیا گیا تھا۔ اس مرتبہ سچنے کے دونوں طرف بڑی سکرین پروجیکٹ آریز اس تھے جن کی مدد سے مقررین کو دور سے دیکھا جاسکتا تھا۔ تنظیم کے مختلف حلقات کے لیے علیحدہ علیحدہ رہائش گاہیں بنائی گئی تھیں۔ مکتبہ خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کے اسٹار اجتماع گاہ کے اندر بنائے گئے تھے جبکہ باقی اسٹارز کا انتظام اجتماع گاہ سے باہر کیا گیا تھا۔ دوران پروگرام تمام اسٹارز بند ہوتے تھے۔ مقررین نے بہت عمدہ طریقے سے نظارات کر کے اپنے اپنے موضوعات کا حق ادا کیا۔ جمود کی صبح تنظیم کے قافلے آنا شروع ہو گئے تھے۔ پنڈال میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ نائب ناظم اعلیٰ برائے جنوبی پاکستان محترم انجینئر سید نعمان اختر نے خطاب جمعہ ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ سچنے سیکرٹری کی ذمہ داری نائب امیر محترم اعجاز لطیف نے ادا کی۔

جمعہ 19 نومبر 2021ء

افتتاحی کلمات شجاع الدین شیخ (امیر تنظیم اسلامی)

اجتماع کا باقاعدہ آغاز نماز عصر کے بعد ہوا۔ امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ نے اپنے افتتاحی کلمات میں فرمایا کہ سب سے پہلے ہم نے اللہ کا شکر ادا کرنا ہے کہ جس کی توفیق سے ہم اس اجتماع کا آغاز کر رہے ہیں۔ اس کے بعد میں آپ تمام رفقاء و احباب کو اس اجتماع میں خوش آمدید کہتا ہوں اور شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہمیں اجتماع کے منتظمین اور بہاولپور کی انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے جن کے تعاون سے ہم یہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ سالانہ اجتماع میں اپنی فکر کو تازہ کرنے اور تربیت کا موقع میسر آتا ہے۔ رفقاء سے ملاقات، تعارف بلکہ ان کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ سمع و طاعت کا مظاہرہ کرنے کا موقع میسر آتا ہے۔ خطبات کے ذریعے حقوق اللہ، حقوق العباد، عبادات، دعوت دین، اخلاق، فتنے سے بچاؤ، اقامات دین، فکر اقبال اور تنظیم کے ہدف جیسے موضوعات کی تذکیر یعنی یاد دہانی ہوتی ہے۔ اجتماع کے مقررین سے میری خواہش ہے کہ اپنے خطاب میں ایک نکتہ ضرور ہائی لائسٹ کریں جس کو رفقاء نوٹ کریں اور اپنے عمل کو بہتر بنائیں۔

ہدایات محمد ناصر بھٹی

نظم سالانہ اجتماع محمد ناصر بھٹی نے رفقاء کو ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ آپ سب کو ہدایات والا کتاب پھیل چکا ہو گا اس کا مطالعہ ضرور کیجیے گا۔ اجتماع کے دوران اپنے تمام معاملات

گا۔ جنتیوں کا سب سے بڑا انعام اللہ کا دیدار ہوگا۔ جنت میں امت محمد یہ سلسلہ نبیوں کی کثرت ہوگی۔ انسان کی فطرت میں مسابقت کا جذبہ موجود ہے۔ ہمیں جنت کے حصول میں مسابقات کرنی چاہیے۔ ہم نے قیام الیل سے اپنے نفس کی اصلاح کرنی ہے اور قم فاندر کے ذریعے میدان میں آنا ہے۔ یعنی افرادی اور اجتماعی جدوجہد کرنی ہے۔

ہماری دینی ذمہ داریاں.....ڈاکٹر ضمیر اختر خان

ناشتبہ کے بعد حلقة اسلام آباد کے امیر ڈاکٹر ضمیر اختر خان نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب اپنی دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے تنظیم میں شامل ہوئے ہیں۔ لیکن اکثر ان کو بھول جاتے ہیں ان کی یادو ہانی بہت ضروری ہے۔ ہماری ذمہ داریوں میں حقیقی ایمان کا حصول، عبادت رب، شہادت علی الناس اور مقامت دین کی جدوجہد شامل ہیں۔ ہم سب کو قانونی و موروثی ایمان حاصل ہے جو اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ حقیقی ایمان کو حاصل کرنے کے لیے دل میں یقین اور عمل میں جہاد کرنا ہے۔ حقیقی ایمان کے حصول کے ذریعے میں اپنا جائزہ لینا، قرآن کی تلاوت، صالحین کی صحبت، نماز قائم کرنا اور انفاق فی سبیل اللہ شامل ہیں۔ ہمیں اپنے آپ کو پورا مسلمان بنانا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی محبت کے جذبے کے ساتھ کرنی ہے۔ ان ذمہ داریوں کے ساتھ تین لوازم ہیں یعنی جہاد فی سبیل اللہ، الترام جماعت اور بیعت۔ اللہ کی رضا کے حصول کے لیے ہم نے ان ذمہ داریوں کو پورے لوازم کے ساتھ ادا کرنا ہے۔

اقبال کا مردمومن.....ڈاکٹر حافظ محمد مقصود

حلقة خیر پختونخوا کی مقامی تنظیم مردانہ کے امیر ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے خطاب کرتے ہوئے علامہ اقبال کے فارسی کلام کی روشنی میں فرمایا کہ علامہ اقبال ایک بہت بڑا مقصود پیش نظر رکھنے والے شاعر تھے، ان کے کلام میں قرآن و حدیث کی ترجیحی تھی۔ اقبال خود فرماتے ہیں کہ میرا کلام اسلاف امت سے ماخوذ ہے۔ اقبال کائنات کو مادی دنیا اور روحانی دنیا میں تقسیم کرتے ہیں اور جو روحانی دنیا والا انسان ہے اس کو وہ مردمومن سمجھتے ہیں۔ اقبال کے نزدیک انسان اگر قلب کے نور سے محروم کر دیا گیا تو وہ مردمومن نہیں بن سکتا۔ اقبال انسان کو روحانی دنیا کی سیر کرنا چاہتے ہیں کیونکہ روحانی دنیا کا انسان فرشتوں سے بھی آگے چلا جاتا ہے۔ قرآن روحانی دنیا کی بات کرتا ہے کہ مردمومن انسانی عظمت کا نقیب، خلیفۃ اللہ اور مسجود ملائکہ ہے۔ مردمومن قناعت کرنے والا، فقر، دنیا سے بے نیاز، اپنی خودی کے ذریعے اللہ کی معرفت رکھنے والا ہوتا ہے۔ مردمومن توکل اور اعتماد والہ ہوتا ہے۔ تسبیح کائنات کا اصل محقق مردمومن ہوتا ہے یعنی اس کائنات میں تحقیق کرو اور اللہ تک پہنچ جاؤ۔ مردمومن ہی اصل انقلابی ہوتا ہے جس کے اندر دل میں یقین اور عمل میں جہاد ہوتا ہے۔

امیر محترم شجاع الدین شیخ سے سوال و جواب کا سیشن

امیر تنظیم سے سوالات کا سیشن تقریباً دو گھنٹے کا تھا، درمیان میں چائے اور باہمی تعارف کا وقفہ بھی رکھا گیا تھا۔ رفقاء نے تنظیمی فکر، تصادم کے مرحلہ، طلبہ تنظیم کے حوالے سے سوالات کیے جن کے امیر محترم نے بہت احسان انداز میں جوابات دیے۔ امیر محترم نے آخری مرحلے میں دھرنے کے بارے میں فرمایا کہ اس سے پہلے ہم نے کردار کی گواہی اور دعوت و تبلیغ کا فریضہ ادا کرنا ہے۔ تصادم تو ہو گا لیکن مقابلے پر چونکہ مسلمان ہیں اس لیے ہم نے جان لینی نہیں بلکہ جان دینے کے جذبے کے ساتھ میدان میں آنا ہے۔ موجودہ دور کے دھرنے کسی منکر کے خلاف نہیں ہوئے لیکن ہمارا دھرنہ منکرات کے خلاف ہو گا۔ ہمیں لفظ دھرنہ کی بجائے تحریک کا لفظ استعمال کرنا چاہیے۔ افغان طالبان کی طرف بھارت اور ان کی بیعت کے حوالے سے فرمایا کہ افغان طالبان کو اللہ استقامت دے وہ ہمیں یہی مشورہ دیتے ہیں کہ پاکستان میں ہی دعوت دین کا کام کریں اور وہاں اسلامی نظام قائم کرنے کی جدوجہد

ہے تاکہ اللہ ہم سے خوش ہو جائے۔ اصل کامیابی دنیا کی نہیں بلکہ آخرت کی ہے۔ قرآن کی تعلیم میں اخروی اعتبار سے انفرادیت ہے جبکہ دنیوی اعتبار سے اجتماعیت ہے۔ ہماری جدوجہد کا مقصد اللہ سے محبت کا حصول ہونا، یعنی اللہ کی محبت کو ہم نے نگاہوں کے سامنے رکھنا ہے۔ تقویٰ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اللہ کی محبت نہ مجھ سے چھپ جائے، اللہ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ قرآن کے مطابق اہل ایمان اللہ سے شدید ترین محبت کرتے ہیں۔ اللہ کی محبت کو حاصل کرنے کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت کو اپنے اعمال میں شامل کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقل سنت دعوت دین کی سنت ہے یعنی 23 سال کی محنت شاقد والی جدوجہد۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی سنت ہے۔ ہمارا انفرادی نصب العین اجتماعی ہدف سے جڑا ہوا ہے، یعنی اللہ کے دین کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنا۔ پچھلے اللہ والوں کی پیچان یہ ہے کہ جو اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کو قائم کرنے کے لیے میدان میں آتے ہیں۔ آج ایسے افراد کی ضرورت ہے جو (هم رہبان باللیل و فرسان بالنهار) کے اصول پر کار بند ہو کر اجتماعی ہدف کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

قابلہ تنظیم۔ منزل بہ منزل.....ڈاکٹر منشی

اس دفعہ سالانہ اجتماع میں تنظیم اسلامی کی جدوجہد کے حوالے سے ایک ڈاکٹر منشی پیش کی گئی جس کو کراچی کے رفقاء نے تیار کیا تھا۔ ڈاکٹر منشی میں باñی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد گی پوری زندگی کی جدوجہد کو سلامیہ پروجیکٹ پر دکھایا گیا۔ آپ کا زمانہ طالب علمی، جماعت اسلامی میں شمولیت، اختلاف کی بنیاد پر جماعت سے علیحدگی، انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کا قیام، تنظیم کے اجتماعات، جاشین کے لیے مشاورتی اجلاس، حافظ عاکف سعید صاحب کا پہلے بطور نائب امیر تقرر، آپ کی امارت، آپ کا تعارف، آپ کی امارت کا دور۔ پچھلے سال نے امیر شجاع الدین شیخ کا تقرر اور ان کا تعارف وغیرہ یہ ساری چیزیں اس ڈاکٹر منشی میں دکھائی گئیں۔

مطالعہ حدیث..... سبحان سرور

نماذ عشاء کے بعد ناظم حلقة بہاولنگر سبحان سرور نے ”جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت“ کے موضوع پر درس حدیث دیتے ہوئے کہا کہ ایمان حقیقی کے دو جزو ہیں : (1) دل میں یقین۔ (2) عمل میں جہاد۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی روشنی میں افضل جہاد نفس کے خلاف جدوجہد کرنا ہے۔ اعلیٰ ترین جہاد اللہ کی زمین پر اللہ کے کلمے کو سربلند کرنے کے لیے اپنا جان و مال اور وقت قربان کرنا ہے۔ ہمیں انفرادی طور پر اللہ کا بندہ بننا ہے اور اقامت دین کے لیے اجتماعی جدوجہد کرنی ہے۔

ہفتہ 20 نومبر 2021ء

درس قرآن مجید.....پروفیسر فضل باسط

دوسرے دن نماز فجر کے بعد حلقة خیر پختونخوا کے ناظم تربیت پروفیسر فضل باسط نے سورہ آل عمران کی آیت 133 کی روشنی میں ”وسارعوا الی مغفرة من ربکم و جنة“ کے موضوع پر درس قرآن مجید دیا۔ انہوں نے کہا کہ لفظ مغفرت سے مراد اسباب اعمال ہیں۔ صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین نے اس لفظ سے مراد اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ لیے ہیں۔ ہمارے پیش نظر پہلے اللہ کی مغفرت اور پھر جنت کا حصول ہونا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس کا حصول مانگا کرو۔ قرآن مجید میں یوم عرفہ، الفردوس، جنات النعیم، جنات عدن، جنتة الخلد، جنتة الماوی، دارالسلام، دارالمقین، دارالمقامہ، مقام صدق اور مقام الامین کے ناموں سے جنت کا ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث میں جنت کی بے شمار نعمتوں کا تذکرہ ہے۔ جنت کے دروازے سو مووار و جمعرات کو کھول دیے جاتے ہیں۔ جنت کے محلات کی اینٹیں سونے چاندی اور مٹی مشک کی ہوگی۔ جنت میں ایک بازار ایسا ہے جس میں جنتی جمع کو آئیں گے۔ جنت میں حوض کوثر ہو گا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو پانی پلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو اپنی رضامندی سے نوازے

کرتے ہوئے کہا کہ دعوت کے لیے ہمیں چار باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے: (1) دنیا سے دل کا اٹھ جانا اور موت کے بعد یعنیگی والی زندگی کی تیاری کرنا۔ (2) دعوت میں دعا کا بہت اہم کردار ہے۔ میرے والد میرے لیے خیر کی توفیق کی دعا کرتے تھے۔ میرے استاد مختار فاروقی مرحوم نے مجھے دعا دی۔ اللہ تعالیٰ دعا سنت ہیں اور پھر عطا کرتے ہیں۔ (3) دعوت اور استقامت دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ استقامت کا مطلب ہے کہڑا ہونا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتے ہیں جو کھڑا ہوتا ہے۔ اگر ہمارا مقصود رب ہو تو استقامت ملتی ہے۔ (4) دعوت اور علم: دینی علم اور بنیادی عقائد کا علم حاصل کرنا واجب ہے۔ پھر جس تحریک کے ساتھ وابستہ ہیں اس کے فکر کا علم بھی بہت ضروری ہے۔ جیسے جیسے میرے دینی علم میں اضافہ ہو امیری احیائی جدوجہد میں تیزی آتی۔

امیر مقامی تنظیم گلشن جوہر، حلقة کراچی وسطی دانش ولی نے دعوت کے تجربات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اپنے آفس کے پاس حلقة قرآنی قائم کیا۔ کچھ لوگوں کو فہم دین کو رس کروایا۔ سماجیوں میں فہم دین کے ساتھ تنظیمی لشیپر کا مطالعہ کروایا وہاں بہت سے لوگ بانی محترم کو جانتے تھے لیکن تنظیم سے واقف نہیں تھے ان کو تنظیم کی دعوت دی۔ اس کے علاوہ رمضان میں دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام میں انفرادی دعوت کا کام کیا اور کافی لوگوں نے ساتھ دیا۔ ہمیں اپنی دعوت کے کام کو پھیلانا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں نے دعوت پہنچے۔

سورۃ العصر: منیج حیات..... شفیع محمد لاکھو

نماز عصر سے پہلے امیر حلقة حیدر آباد شفیع محمد لاکھو نے اپنے خطاب کو سلامیڈ سکرین پر پوائنٹ کے ذریعے واضح کیا۔ انہوں نے کہا کہ سورۃ العصر کی اہمیت کے بارے میں امام شافعی کا قول ہے کہ اگر قرآن حکیم میں سوائے اس سورۃ مبارکہ کے اور کچھ بھی نازل نہ ہوتا تو صرف یہ سورت ہی لوگوں کی ہدایت کے لیے کافی ہوتی۔ اس سورت میں چار چیزیں بیان کی گئی ہیں: ایمان، عمل صالح، دین حق کو قائم کرنے مونوں کو تیار کرنا اور مشکل حالات میں ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ ہماری زندگی کے یہ چار پرچے ہیں جن کا متحان چل رہا ہے لیکن ان میں سے کسی میں بھی چھوٹ نہیں ہے۔ ان چاروں پر چوں میں ہم پاس ہوں گے تب ہمیں جنت ملے گی۔ ان چار پر چوں کا سلسلہ قرآن ہے جو الحمد ہی ہے۔ قرآن کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے سے ایمان کی بیڑی چارچ ہو گی جس سے خود بخود عمل صالح کا جذبہ پیدا ہو گا۔ یہ جذبہ امر بالمعروف و نبی عن المنکر کا تیسرا پرچہ حل کرائے گا۔ جو لوگ نبی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ دنیوی عذاب سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ ان پر چوں میں فیل ہو گئے ان کے لیے آخرت میں جہنم کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عذاب سے بچائے۔ آمین!

مطالعہ حدیث..... قریب عباسی

مغرب کی نماز کے بعد امیر مقامی تنظیم بیرون، حلقة اسلام آباد قمر عباسی نے ”نماز کی اہمیت“ کے موضوع پر درس حدیث دیتے ہوئے کہا کہ نماز ایمان کی نشانی ہے۔ نماز چھوڑنا ایک با غایبانہ روشن ہے۔ ایسا شخص رحمت خداوندی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ صحابہ کرام ﷺ نماز کے علاوہ کسی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ ہماری کوئی نماز تکبیر اولیٰ کے بغیر نہ ہوا اور یہ رسول اللہ ﷺ سے مجحت کا تقاضا بھی ہے کیونکہ آپ ﷺ نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک سمجھتے تھے۔

علمی و قومی منظرنامہ..... زمانہ گواہ ہے

شعبہ نشر و اشاعت کا تجزیاتی پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“، ہر پہنچتے یو ٹیوب پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ اس مرتبہ سالانہ اجتماع میں یہ پروگرام براہ راست ریکارڈ کیا گیا۔ اس کے شرکاء میں ایوب بیگ مرزا (مرکزی ناظم شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)، رضاۓ الحق (ریسرچ سکالر تنظیم اسلامی)، عظمت ممتاز شاقب (سینئر فیق تنظیم اسلامی حلقة اسلام آباد)، ویسیم احمد (میزان)۔ مکمل پروگرام تحریری شکل میں نداءٰ خلافت کے پچھلے شمارہ (44) میں شائع ہو چکا ہے۔

کریں۔ ابھی افغان طالبان کے خلاف مغرب سرگرم ہے اور وہ اپنی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہمارے لیے اصل میدان پاکستان ہے ہمارا بڑا فرض بتا ہے کہ ہم پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنانے کی کوشش کریں۔ تنظیم اور فرقہ میں کیا فرق ہے؟ امیر محترم نے فرمایا کہ ہمارے ہاں بہت سارے مکاتب فکر اور ممالک ہیں لیکن امت میں صرف دو فرقے ہیں۔ اہل سنت اور اہل تشیع۔ قرآن و سنت اور صحابہ کرامؐ کی سنت ہمارے لیے جدت ہے۔ ہم الجماعہ نہیں ہمارے لیے اسلاف سے جڑے رہنے میں ہی عافیت ہے۔ طلبہ کی تنظیم کے حوالے سے فرمایا کہ تنظیم اسلامی کی طلبہ کی تنظیم شروع میں بنائی گئی تھی لیکن بعد میں ختم کردی گئی۔ یقیناً طلبہ کی تنظیم بنائی چاہیے لیکن رفقاء اپنے حلقہ احباب میں دعوت کا کام کریں۔ اگر طلبہ ہیں تو اپنے اداروں میں اپنے اکابرین کا پروگرام رکھ سکتے ہیں۔ جہاں ہم رہ رہے ہیں وہاں ہم نے دعوت کا کام اور معاشرے کو تبدیل کرنے کے لیے ماحول بنانا ہو گا۔

رحماء بینهم..... ڈاکٹر محمد الیاس

نظم تربیت حلقہ کراچی جنوبی ڈاکٹر محمد الیاس نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آج دنیوی اور مادی ضروریات کی زیادہ اہمیت ہو چکی ہے، دنیا میں مادر پدر آزادی کا تصور پھیل رہا ہے اور آپس کے تعلقات کو بوجھ سمجھا جا رہا ہے۔ صرف مال و دولت اور عہدے کی بنیاد پر تعلقات بنائے جاتے ہیں۔ رحماء، رحیم کی جمع ہے جس کا مطلب ہے: مسلسل رحم کرنے والا۔ اللہ رحمان الدنیا اور الرحیم الآخرہ ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی صفات بندوں میں بھی نظر آئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے القابات میں ایک رحیم ہے۔ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ توحید کا نظریہ انسانوں کو آپس میں جوڑتا ہے۔ قرآن میں رحماء بینہم کے الفاظ کے ساتھ ہی اشداء علی الکفار کے الفاظ بھی ہیں جن کا مطلب ہے کہ مومنین کفار کے لیے سخت ہیں لیکن وہ ان کے ہاتھوں بکنے والے نہیں ہیں۔ تنظیم اسلامی حزب اللہ ہے۔ اس کے رفقاء میں رحماء پڑھ کا جذبہ زیادہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ حقیقت اللہ سے محبت ہو گی اتنی پورے کرنے اور کسی کی اچھی تربیت کرنے کے لیے اپنے تعلقات بہت ضروری ہیں۔ ہم ایک دوسرے کا ساتھ دیں، وقت دیں، دوسروں کے مسائل حل کریں، ہم خوش مزاج ہوں، ایک دوسرے کو عزت دیں، سلام میں پہل کریں، دوسروں سے گرجوشی سے ملیں۔

مطالعہ حدیث..... فدا الحمد/ احمد صادق سو مردو

نماز ظہر کے بعد نقیب اسرہ، کونہ فدا الحمد نے ”نیکی اور عبادت کر کے ڈرنے والے بندے“ کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایمان کے لیواز (منازل) ہیں۔ ایک منزل یہ ہے کہ انسان اپنا تزکیہ کرتا ہے، یعنی اپنے ظاہر و باطن کی پاکی کی فکر میں لگا رہے۔ اس سے اوپر کی منزل یہ ہے کہ اپنے ساتھ دوسروں کے ظاہر و باطن کی پاکی کی فکر میں لگ جائے۔ اس سے اوپر منزل یہ ہے کہ یہ تمام کام کرنے کے بعد بھی اس بات کا خوف اور دل ترساں ولزاں رہے کہ پتا نہیں میرے یہ اعمال قبول ہوں گے یا نہیں ہوں گے۔ یہ ایمان کا اونچا مقام ہے جس کی بیہاں ترغیب دلائی جا رہی ہے۔

اس کے بعد کھانے اور آرام کا وقفہ ہوا۔

نماز عصر کے بعد امیر حلقة حیدر آباد احمد صادق سو مردو نے ”موت اور آخرت کی تیاری کرنے والے دوراندیش ہیں“ کے موضوع پر درس حدیث دیتے ہوئے کہا کہ دوراندیش لوگ ہمیشہ ایمان کی تیاری کرتے ہیں۔ یعنی اپنی اصلاح کرتے رہتے ہیں اور جن کو لوگوں کی اصلاح کی فکر ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں بیوقوف لوگ ہیں جو اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے تمنا نہیں لگائے ہوتے ہیں کہ ہم تو خشنے بخشائے ہیں۔

انفرادی دعوت کے عملی تجربات..... علی جنید میر، دانش ولی

حلقة گجرانوالہ کے امیر علی جنید میر نے دعوت کے عملی تجربات کے حوالے سے خطاب

جانیں گے اگر وہ پچاہ فیصلہ ہو گئے تو میں کامیاب ہو گیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے حساب کا ہم اندازہ بھی نہیں لگاسکتے۔ ہم عبادات، رسومات اور دین کا کام کریں تو مقصد اللہ کو راضی کرنا ہو۔ ہمیں آخرت پر یقین اس طرح ہونا چاہیے کہ اپنا فرض سمجھ کر اولاد کو دعوت دیں۔ اگر ہمارا ذہن اس طرح بن جائے کہ ہم نے آخرت میں اللہ تعالیٰ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کی حیثیت سے راضی کرنا ہے تو سیکولر ازم کے سارے خدشات سے بچاؤ ہو جائے گا۔

احیائی مساعی اور تنظیمِ اسلامی کا محل و مقام..... خورشید احمد

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت کا تاج رکھا گیا جو اللہ تعالیٰ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت بڑا فضل ہوا۔ پھر قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے خود لے لی۔ ختم نبوت کے کام کی ذمہ داری اب امت کے کندھوں پر ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجددین کا سلسلہ شروع کیا۔ پہلے ہزار سال میں مجددین عالم عرب میں برپا ہوتے رہے۔ لیکن دوسرے ہزار سال میں اسلام کی علمی و راستہ ہندو پاک میں منتقل ہوتی۔ چنانچہ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کی شخصیت سامنے آئی جنہوں نے دین اکبری کے فتنے کا قلع قلع کیا۔ بارہویں صدی میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے امت کا رشتہ قرآن سے جوڑا اور تحریک رجوع ای القرآن کی بنیاد رکھی۔ پھر ان کے بیٹوں نے قرآن مجید کے تراجم کر کے اس مساعی میں حصہ ڈالا۔ پھر تیرہویں صدی میں سید احمد شہید بریلویؒ کی تحریک جس نے خالص نبوی منہاج پر جہاد کیا اور دور صحابہؓ کا عکس پیش کیا۔ پھر چودھویں صدی میں شیخ البہادر ان کے تلامذہ ہیں جنہوں نے تحریک ریشی رومال شروع کیا۔ پھر علامہ اقبال، مولانا الیاس، مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا ابوالعلی مودودی جیسی شخصیات نے اس مساعی میں اپنا حصہ ڈالا۔ اس کے بعد بانی تنظیمِ اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے دروس قرآن، عربی زبان کی ترویج اور دورہ ترجمہ قرآن کے ذریعے جدو جہد شروع کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو قبول فرمایا جواب تنظیمِ اسلامی کی شاختت بن چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب فرانس دینی، اقامت دین اور بیعت کے تصور کو لے کر آگے بڑھے۔ ان چار سو سالہ احیائی مساعی کی کوششوں کا نتیجہ دین کے عالمی غلبے کی صورت میں نکلے گا۔ کیونکہ احادیث میں اس کی پیشین گوئیاں موجود ہیں۔ چار سو سو علیٰ و راشت کا بارگراں اب تنظیمِ اسلامی کے کندھوں پر ہے۔ ہم نے اس کو آگے لے کر چلنا ہے۔ ہمیں اپنے مرتبہ کو پہچانے اور انفرادی دعوت کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔

فتنة دجال اور در پیش چیلنجز..... آصف حمید

انچارج شعبہ سعی و بصر و سوچل میڈیا آصف حمید نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ معركہ خیر و شر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک چل رہا ہے اور اب اس کا سب سے بڑا میدان بھجنے والا ہے۔ حدیث کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں ہوگا۔ دجال خدائی کا دعویٰ کرے گا جس کے بعد دنیا تین حصوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک گروہ دجال کی مدد کرے گا، دوسرا دجالی نظام کے آگے سر تسلیم خم کرے گا اور تیسرا اس کو تسلیم نہیں کرے گا۔ اس وقت گلوبل دنیا اور ٹیکنالوجی کی صورت میں ہم دجالی نظام کا ظہور دیکھ رہے ہیں۔ آج گھروں کی پرائیویسی باہر جا رہی ہے اور باہر کا گندبے حیائی کی صورت میں گھروں کے اندر آ رہا ہے۔ سب سے خطرناک جادو یہودی کرتے ہیں۔ آج شیطانی علوم، کالا علم اور جادو پر یہودیوں کا کنش روں ہے۔ معاشی نظام میں سودا اور معاشرتی نظام میں بے حیائی کو فروغ دے کر اب اس نے ہر شخص کو فرد افراد کنش روں کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ جس کا نتیجہ سارث فون آج ہر ایک کی جیب میں بے جس کی استعداد میں ہوش ربا اضافہ ہو رہا ہے۔ اس فون کے ذریعے ہماری ذہنی و جسمانی معلومات ان تک پہنچ رہی ہیں۔ ہمیں پتا ہی نہیں کہ ہماری شخصیت کا خاکہ دنیا میں کسی جگہ محفوظ ہو رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس ٹیکنالوجی کا استعمال احتیاط سے کریں صرف اور صرف دین کی اشاعت کے لیے اس کو استعمال میں لا سکیں۔ بد نظری سے پہنچ کی پوری کوشش

ویڈیو پروگرام..... بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمد

اس کے بعد بانی تنظیمِ اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا سالانہ اجتماع 1993ء کا اختتامی خطاب بذریعہ ویڈیو دکھایا گیا۔ اس خطاب میں بانی محترم نے حدیث نبویؐ کی روشنی میں اپنی پوری زندگی کا خلاصہ لوگوں کے سامنے رکھا۔

مطالعہ حدیث..... بی محسن

عشاء کی نماز کے بعد حلقة مالاکنڈ کے ملتزم رفیق بی محسن نے ”علم دین اور قرآنی حلقوں کی فضیلت“ کے موضوع پر درس حدیث دیتے ہوئے کہا کہ علم دین سے انسان معرفت الہی حاصل کرتا ہے۔ قرآن پر تاثیر کتاب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا اسلام دشمن شخص جب قرآن سنتا ہے تو فوری ایمان لانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب جنات نے قرآن سنتا ہو نہ صرف مسلمان ہوئے بلکہ اپنے علاقے میں جا کر قرآن کے دائی بن گئے۔ ہمیں علم دین حاصل کر کے اقامت دین کی جدوجہد کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنے گریبانوں میں جھانگنا چاہیے کہ ہماری وجہ سے کتنے لوگ مسلمان ہوئے۔

اتوار 21 نومبر 2021ء

درس قرآن مجید..... سلیم اختر

فجر کی نماز کے بعد ناظمِ دعوت حلقة پنجاب جنوبی سلیم اختر نے ”سورۃ ابراہیم کے آخری رکوع“ پر درس قرآن دیا۔ انہوں نے کہا کہ سورۃ ابراہیم کی دور میں نازل ہوئی جب مسلمانوں پر ظلم و تشدد ہو رہا تھا یعنی اس دور میں مسلمانوں کے ایمان کا شدید امتحان لیا گیا۔ مشرکین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر شعبابی طالب میں معاشی مقاطعہ کر کھا تھا اور مسلمانوں کے خلاف ہر جربہ استعمال کر رہے تھے اس دور میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ یہ آیات مشرکین کے لیے اللہ کی بہت بڑی دھمکی تھیں۔ جو لوگ دین کے لیے محنت کرتے ہیں ان پر جب ظلم ہوتا ہے تو اللہ اس کو جانتا ہے۔ ہم اگر اقامت دین کی جدوجہد کر رہے ہیں تو ہم اللہ کی نگاہوں میں ہیں۔ لیکن شیطان ہمیں اپنے رب کا انکار کر رہا ہے۔ قرآن کی پہلی تبلیغ خبر دار کرنا ہے۔ ٹھیکہ اسلامی تحریک کا نعرہ ہوتا ہے: انذار آخرت اور رب کو بڑا کرو۔ ہمیں زوال نہیں ہے کا نعرہ ہر دور کے مشرکین لگاتے ہیں۔ آج بھی مغربی تہذیب والے بھی کہتے ہیں کہ ہماری ما در پر آزادی والی تہذیب کو کوئی زوال نہیں۔ حالانکہ اللہ نے ان سے بھی بڑی بڑی تہذیبیوں کو تباہ و بر باد کیا ہے۔ افغانستان میں اللہ کے دشمنوں نے مونتوں کے خلاف چال چلی لیکن اللہ نے ان کی چال ان کے منه پر دے ماری۔ اللہ کی دعوت وہ لوگ سمجھتے ہیں جو اس کے لیے اپنا تن من دھن لگانے والے ہیں۔ درس قرآن کے بعد ناشستہ کا واقفہ ہوا۔

سیکولر ازم کی تباہ کاریاں اور بچاؤ..... ڈاکٹر عبدالسمیع

امیر تنظیم کے خصوصی مشیر ڈاکٹر عبدالسمیع نے اپنے خطاب میں سیکولر ازم کی تباہ کاریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا اصل کام اللہ کی بندگی اور غلامی ہے اور اس کو راضی کرنا ہے۔ ہمارے لیے قرآن اصل میں سمت ہے اور منزل آخرت ہے۔ شیطان ہمیں اس سے ڈراتا ہے کہ کہیں ہم آخرت میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ سیکولر تصورات کے ذریعے غیر محسوس طریقے سے اسلام اپنی اصل روح کے ساتھ ہمارے دلوں سے نکل گیا۔ ہم میں جو شخص بھی سکول کا لج گلیا وہ مانے یا نہ مانے وہ سیکولر ہے۔ کیونکہ اس سے ہماری سوچ بدی۔ آج ہم قرآن و حدیث کی بات کو اتنا حقیقی نہیں مانتے جس طرح سائنسی تصورات کو مانتے ہیں۔ گزشتہ پچاس سالوں سے قرآن و حدیث پر بڑی زد پڑی ہے۔ پچھلے پانچ سال سے ہم نے اقبال کو اپنے نصاب سے نکال دیا۔ قیامت میں نیک اعمال کی مقدار شمار نہیں ہو گی بلکہ ان کا وزن شمار ہو گا کہ ان میں اللہ پر کتنا فوکس تھا لیکن انسان کا سیکولر ہن یہ سوچتا ہے کہ میرے اعمال تو لے

نئے امیر شجاع الدین شیخ کے لیے نیک تمنا ہیں اور ان کو دلی دعا ہیں۔ اور رفقاء کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

اختتامی خطاب.....امیر محترم

امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے اپنے اختتامی خطاب میں سب سے پہلے اللہ کا شکر ادا کیا اور رفقاء کو بھایت کی کہ دور کععت شکرانے کے ادا کر کے جائیں اور گھر جا کر بیوی بچوں کا بھی شکر یہ ادا کرنا۔ انہوں نے حلقہ پنجاب جنوبی اور سکیورٹی والے رفقاء کا بھی شکر یہ ادا کیا جن کی انتہک مختنوں سے یہ اجتماع منعقد ہوا۔ امیر محترم نے اجتماع کے تمام مقررین کے خطبات کا ایک خاکہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اختتامی خطاب میں دشواری ہوتی ہے کیونکہ تمام مقررین نے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر لیا ہے۔ البتہ دس باتیں آپ نے یاد رکھنی ہیں اور پانچ باتوں پر عمل کرنا ہے:

(1) ایمان، امام غزالیؒ کے بقول سب سے پہلے بندے اپنے وراثتی ایمان سے توبہ کرنی چاہیے۔ یعنی شعوری ایمان کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے۔

(2) قرآن کو یقین کے ساتھ سمجھ کر پڑھنا ہے کیونکہ یقین کے بغیر عمل نہیں آتا۔

(3) اپنے کردار کی گواہی دینی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا 40 سالہ کردار کی مثال ہمارے سامنے رہنے چاہیے۔

(4) اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے کیونکہ دین کی محنت کے لیے پاکیزہ افراد چاہئیں۔ اور اللہ کی مدد تقویٰ والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

(5) اولاد کی تربیت کرنی ہے۔ بانی محترم فرماتے تھے ایک شخص کی اصل شخصیت دیکھنی ہے تو اس کی اولاد کو دیکھو۔ اس نے اولاد کو کہاں رکھا ہوا ہے۔

(6) ہماری ترجیحات میں دین اول نمبر پر ہونا چاہیے۔ سورۃ التوبہ کی آیت 24 پیش نظر ہے۔

(7) ہمارا اصل غم آخرت کا غم ہونا چاہیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اگر آخرت کا غم بڑا ہو گا تو دنیا کے غم چھوٹے ہو جائیں گے۔

(8) موجودہ باطل نظام اور ظلم کے نظام کو دیکھ کر دل میں کڑن تو ہونی چاہیے۔ آپ کا دل اسے برداشت نہ کرے۔

(9) دین کا کام جتنا بس میں ہے وہ لازمی کرنا ہے۔

(10) شہادت علی الناس کا فریضہ ادا کرنا ہے کیونکہ اللہ نے ہمیں اس کام کے لیے چنان ہے۔ پانچ کام آپ نے کرنے ہیں:

(1) رفقاء کے مطلوبہ دس اوصاف کا مطالعہ کرنا ہے اور ان کو عمل میں لانا ہے۔

(2) سرکار احسان اسلام کا تفصیلی مطالعہ کرنا ہے۔ اور اس کو عمل میں لانا ہے ذمہ دار ان اس پر توجہ دیں۔

(3) انفرادی دعوت کا کام کرنا ہے۔ الاقرب کی بنیاد پر میرے پہلے مخاطب گھروالے، پڑوی، رشتہ دار ہیں، ان سے اس دعوت کا آغاز کرنا ہے۔

(4) نظم کی پابندی کرنی ہے۔ پورے شعور اور دلجمی کے ساتھ تطبی اجتماعات میں شرکت کرنی ہے۔ اور انفاق بھی کرنا ہے۔

(5) بانی محترم کی تحریریں، سابقہ اور موجودہ مسلمان امتوں کا ماضی، حال اور مستقبل، قرآن اور جہاد، اور تنظیم اسلامی کی دعوت کا مطالعہ کرنا ہے۔

آخر میں امیر محترم نے بیاروں اور فوت شدگان کے لیے دعا کروائی اور پھر اجتماع کا اختتام ہوا۔

کریں اور اللہ کے ذکر میں اضافہ کریں کیونکہ ذکر الہی زیادہ کرنے سے شیطان قریب نہیں آتا۔ ایمان اتنا مضبوط کریں کہ دجال کا مقابلہ کر سکیں۔ دجالی فتنے سے بچنے کے لیے ایسی اجتماعیت سے جڑ جائیں جس کا مرکز و محور قرآن ہو۔

میرا گھر میری ذمہ داری.....سید نعمان اختر

ناہبِ ناظمِ اعلیٰ جنوبی پاکستان انجینئر سید نعمان اختر نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام میں نکاح کے ذریعے گھرانہ وجود میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شوہر و بیوی کے تعلقات کو اپنی نشانی قرار دیا کہ وہ ایک دوسرے سے سکون حاصل کرتے ہیں۔ یہ پوری زندگی کا ساتھ ہوتا ہے۔ گھروالوں کی تربیت اللہ کا حکم ہے۔ روز قیامت ہم مسؤول ہوں گے۔ گھروالوں کی تربیت کافر یہ ایک دینی فریضہ ہے۔ آج ہر کوئی حقوق کا رونار و تباہ ہے لیکن ہمیں اپنے فرائض کی فکر کرنی چاہیے۔ اگر گھر کے تمام افراد اپنے فرائض ادا کریں گے تو وہ گھر سکون والا ہو گا۔ زیادہ تر لوگ بچوں کی دنیا بنا نے کی فکر میں ہوتے ہیں حالانکہ اصل اور بڑا خسارہ آخرت کا ہے۔ ہمیں اس کی فکر کرنی چاہیے۔ اگر ہم دنیا کے مال و متعار کے پیچھے لگ جائیں گے تو آخرت میں خسارہ حاصل کریں گے۔ ہماری منزل آخرت ہونی چاہیے۔ ہمیں اپنے بچوں میں تسلیم و رضا کی کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے یعنی خوشی عقی میں اللہ کو یاد رکھا اور اللہ کی رضا پر راضی رہنا۔ اصل غم آخرت کی ناکامی کا ہونا چاہیے۔ ہم اپنے بچوں کو علم ضرور دیں لیکن ایسا علم جس سے کردار سازی وجود میں آئے۔ ہمیں گھر یا اسرے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ گھروالوں میں تنظیمی فکر راسخ ہو۔

تنظیم اسلامی: پیش رفت کا جائزہ.....عطاء الرحمن عارف

ناہبِ ناظمِ اعلیٰ ڈاکٹر عطاء الرحمن عارف نے تنظیم اسلامی کی موجودہ پیش رفت کا جائزہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت کل رفقاء کی تعداد 7192 ہے جس میں 2395 ملتزم اور 4720 مبتدی رفقاء ہیں۔ 30 معتضد رفقاء ہیں یعنی جو اپنی کسی خاص مجبوری کی وجہ سے تنظیم کے پروگراموں میں شرکت نہ کر سکتے ہوں البتہ انفاق دیتے ہوں گے۔ توجہ طلب رفقاء 47 ہیں۔ کل حلقہ جات کی تعداد 20 ہے۔ 138 مقامی تنظیم ہیں۔ منظم اسرے 664 جبکہ 52 منفرد اسرہ جات ہیں۔ کل اسرہ جات کی تعداد 716 ہے۔ 579 حلقہ قرآنی قائم ہیں۔ 20 حلقوں میں مبتدی تربیتی کورس اور 12 مقامات پر ملتزم تربیتی کورس منعقد ہوتا ہے۔ مبتدی و ملتزم نظریاتی ریفریشر کورس (نصاب کا مطالعہ) تین، تین مقامات پر ہوتے ہیں۔ نقباء کے بنیادی کورس تین سے پانچ تک ہر سال ہوتے ہیں جبکہ امراء اور نقباء معاونین تربیتی اور مشاورتی اجتماع 20 کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ابھی تک 18 ہو چکے ہیں۔ مدرسین بنیادی ریفریشر کورس اس سال چار منعقد ہوئے ہیں۔ مدرسین ریفریشر کورس اس سال تین ہوئے ہیں۔ فکری و عملی راہنمائی کورس اور منتخب نصاب نمبر 2 کا کورس تین، تین کی تعداد میں ہوئے ہیں۔ تنظیم اسلامی کے فاضلین (درس نظامی کے فارغ التحصیل) کا بھی ایک اجتماع ہوا ہے۔

بیعت مسنونہ

اس کے بعد بیعت مسنونہ کا اہتمام کیا گیا۔ نئے شامل ہونے والے رفقاء نے امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس دوران پنڈاں میں موجود تمام رفقاء نے بھی امیر محترم کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرائے۔

ناظمہ علیا حلقہ خواتین کا رفقائے تنظیم کے نام پیغام

صدر انجمن خدام القرآن ڈاکٹر عارف رشید نے اپنی والدہ یعنی الہیہ محترمہ ڈاکٹر اسرار احمد کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں انہوں نے تنظیم میں امارت کی تبدیلی کو خوش آئند قرار دیا اور

حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ

فرید اللہ مرود

میں سوز و گداز، پاکھوں میں بلا کی قوت اور قدموں میں حیرت انگیز ثبات ہے۔ جب میدانِ جنگ میں ہوتے ہیں، تو ماہرینِ حرب و ضرب انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ وہ فقہ کے امام ہیں۔ اُن کی تلاوتِ دلوں کو جھنجوڑ دیتی ہے۔ انھیں حضرت فاروقؓ عظیمؓ نے علم و معرفت سے بھرا چھاگل قرار دیا اور حضرت علی المرضیؓ نے قرآن و سنت کا عالم کہا۔ وہ جب بات کرتے ہیں، تو لبوں سے چھول برستے ہیں۔ اُن کی قرأت کا سحر انگیز انداز سنئے والوں کو اپنا اسیر کر لیتا ہے۔ میرے شوہر کا فقیری میں بھی شاہانہ انداز ہے۔ اتنی نعمتوں کے بعد مجھے اور کیا چاہیے؟“

ثواب عظیم سے محرومی کا غم

عرب خواتین مختلف فنون میں مہارت رکھتی تھیں۔ حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ کو اپنا ہم سفر بنایا، جن کا جسم لاگر، قد قدرے استعمال کی دیگر اشیاء بے حد پسند کی جاتیں اور طائف، مکے کے بازاروں میں اُن کی بہت مانگ تھی۔ حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ کو اس کام سے معقول آمدی ہو جاتی تھی۔ چوں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کو کوئی ذریعہ معاش نہ تھا، لہذا گھر کے تمام اخراجات اُنہی کی آمدی سے پورے کیے جاتے۔ وہ نہایت سخنی اور فیاض تھیں۔ مسکینوں اور محتاجوں کی مدد کرنے کے خوشی محسوس کرتیں۔ ایک دن اپنے شوہر سے بولیں ”میں جو کچھ کمائی ہوں، وہ سب آپ اور آپ کی اولاد پر خرچ ہو جاتا ہے، میرے پاس صدقہ و خیرات کے لیے کچھ بھی نہیں بچتا، جس کے سبب ضرورت مندوں کی امداد نہیں کر پاتی اور یوں ثواب عظیم سے محروم ہو جاتی ہوں۔“ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے زوجہ محترمہ کی افسردگی محسوس کرتے ہوئے فرمایا ”جو قدم تمہارے فائدے کے لیے ہوا وہ جس میں تم اپنی آخرت کا بھلا محسوس کرتی ہو، وہی کرو۔ مجھے تمہارا نقسان گوارا نہیں اور جہاں تک رہی بات میری اور میری بچپوں کی، تو تم اس کی قطعی فکر نہ کرو۔“ حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ اس جواب سے مطمئن نہ ہوئیں، چنانچہ اپنا سوال لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئیں۔

قرابت داروں کی مدد کا دھرا ثواب

حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ سے صحیح مسلم میں حدیث مردی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے عورتوں

حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ نے ایک اسلام ہوئے اور پھر پورا قبیلہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ جلیل القدر صحابیہؓ اور قرآن و فقہ کے عالم، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی اہمیت تھیں۔ وہ خود بھی تفسیر و حدیث اور فقہ و فتاویٰ میں مہارت رکھتی تھیں۔ جزاً عرب کے ایک سربراہ شوہر کا انتخاب

سن بلوغت کو پہنچیں، تو قبیلے اور قبیلے سے باہر بہت سے سردار، رئیس اور دولت مندوں جوان اُن سے شادی کے خواہش مند تھے، لیکن انہوں نے دنیاوی دولت ٹھکر کر میں جنم لینے والی اس خوش نصیب خاتون کو اللہ تعالیٰ نے عرب کے روایتی حُسن و دل کشی کے علاوہ نہایت اعلیٰ سیرت و کردار سے بھی نوازا تھا۔ بچپن ہی سے اعلیٰ کردار کی حامل مسعودؓ کو اپنا ہم سفر بنایا، جن کا جسم لاگر، قد قدرے اور عرفت و عصمت کی پیکر تھیں۔ سخاوت و فیاضی اور انفاق پست، رنگ گھر اگندی اور نانگیں اتنی پتلی تھیں کہ اکثر لوگوں فی سبیل اللہ میں بہت ممتاز مقام رکھتی تھیں۔ وفاداری و وفا شعاری میں اپنی مثال آپ تھیں۔ اسلام کی صداقت اور حضور ﷺ کی حقانیت دل پر منتشر تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”آج تم ان کی پتلی نانگوں پر ہنسنے لگے۔ اور ازاد حمایت دل پر منتشر تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”آج تم اُن کی پتلی نانگوں پر ہنسنے لگے۔“ ہو، کل روز قیامت یہ نانگیں میزانِ عدل میں أحد بپڑائے بھی بھاری ہوں گی۔“

حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ کی اپنے شوہر کی تعریف

حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ سے سوال کیا گیا کہ ”آپ حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ سے سوال کیا گیا کہ“ آپ صاحبِ ثروت ہیں اور خوب رو بھی۔ بے شمار دولت مندوں کے رشتے ٹھکر کر اصحابِ صفة میں سے ایک مفلس شخص کو اپنا شریک سفر کیوں چُنَا؟“ اس پر انہوں نے طاقت و راور جنگ جو قبائل میں سے ایک ہے۔ یہ قبیلہ سے 60 میل دُور، مشرق کی جانب سربراہ و شاداب علاقے، طائف میں آباد تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ظاہری حُسن فانی ہے۔ مراد وجاہت تو زہد و تقویٰ، صدق و صفا، توکل علی اللہ، حسن اخلاق، حق گوئی و مدینہ سے قبل شوال 10 نبوی میں جب یہاں تشریف لائے، تو قبیلہ ثقیف کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید جسمانی اور ذہنی اذیتیں دیں، اللہ نے پپڑائے فرشتے کو اُن کی تباہی کے لیے بھیجا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو معاف کرتے ہوئے اُن کے حق میں دعا فرمائی۔ فتح مکہ کے بعد 9 ہجری میں قبیلہ ثقیف کے سردار، مالک بن عوف، کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت خاص نے انہیں کندن بنادیا ہے۔ وہ نہایت ریقق القلب، فصح اللسان، شیریں کلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف ہے۔ محبت و شفقت کا خزینہ ہیں۔ اُن کی آنکھوں میں حیا، دل

سورة واقعہ کا کمال

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرض الموت میں بتلا تھے۔ خلیفہ وقت، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے ذور ان گفتگو کہا ”اے اہن مسعود! میں تمہاری بچیوں کے لیے وظیفہ جاری کر دوں گا۔“ کا جو انی ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔ حالات و واقعات سے کوئی صحابہ کرام نے احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم، اُن تشریف لائے کہ حضرت زینب بنت علیہ السلام کا حکم ہے کہ خواتین صدقہ دیا کریں تو تم جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کرو کہ اگر میں تھیں صدقہ دے دوں تو کیا ادا ہو جائے گا اور کیا مجھے صدقہ کا اندماز ہوتا ہے کہ حضرت زینب بنت علیہ السلام بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زندگی ہی میں وفات پا چکی تھیں، جب کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تیرے خلیفہ راشد، المونین! آپ میری بچیوں کی فکر نہ کریں۔ میں نے انہیں تلقین کر دی ہے کہ ہر شب سونے سے پہلے سورہ واقعہ کی تلاوت کر لیا کریں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شناخت کی تلاوت کر لیا کریں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد گوشہ نشین ہو گئے تھے، وہ کبھی عسرت و فاقہ میں بتلانہیں ہو گا اور نہ کبھی اُس کے رزق میں کی آئے گی۔ اس واقعے میں کہیں بھی اہلیہ اور گوشہ نشینی سے نکال کر محاذ پر بھیجا۔ جب محاذ سے واپس آئے، تو انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا۔ تب بھی اُن کی درویشی کا یہ علم تھا کہ گورنر ہاؤس میں ایک چٹائی، ایک کمبل، کپڑے کے دو عدد جوڑوں، دو چادروں اور چند برتوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ 10 سال تک گورنر ہے اور اس وفات سے پہلے ہی انتقال ہو گیا تھا۔



رفقاء متوجہ ہوں

درستگی تاریخ

شمارہ نمبر 44 میں سہواً مورخہ 10 تا 12 دسمبر 2021 درج ہے۔

جبلہ 67-A علامہ اقبال روڈ گرہی شاہو، لاہور، میں
17 دسمبر 2021ء (بروز جمعہ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)
امراضی اقبال روڈ گرہی شاہو کی مطالعہ
کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: مندرجہ ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہو گا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ منبع انقلاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ☆ شہادت علی الناس واقامت دین زیادہ سے زیادہ امراء، نقیباء و معاونین اس پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

042-36293939 / 0331-4152275

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375 (042)

کے گروہ! صدقہ دیا کرو، اگرچہ زیور بیچ کر دینا پڑے۔“ میں بہت کم معلومات دستیاب ہیں۔ تاریخ میں اُن کے حضرت زینب بنت علیہ السلام کہتی ہیں کہ یہ حکم سن کر میں اپنے شہر کے پاس آئی اور کہا ”عبد اللہ! تم ایک مفلس آدمی ہو، جب ہے، جو اپنے زمانے کے مشہور عالم اور محدث تھے۔ اُن کے سے کوئی صحابہ کرام نے احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم، اُن کا جو انی ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔ حالات و واقعات سے کا جو انی ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔ حالات و واقعات سے اس وظیفہ کا ذکر تھا، جسے انہوں نے کافی عرصے سے لینا ممکن تھا۔“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کرو کہ اگر میں تھیں صدقہ دے دوں تو کیا ادا ہو جائے گا اور کیا مجھے صدقہ کا ثواب ملے گا۔“ حضرت عبد اللہ نے مجھے سے کہا ”تم خود ہی جا کر معلوم کرلو۔“ اُن کا یہ جواب سن کر میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی، تو دیکھا کہ دروازے پر انصار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں 32 ہجری کو 63 سال کی ایک عورت بھی اسی مقصد کے لیے کھڑی ہے۔ ہم دونوں کی اندر جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ حضرت بلاں باہر تشریف لائے۔ ہم نے اُن سے درخواست کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے سوال کا جواب معلوم کر کے بتا دیں، لیکن ہمارا نام نہ بتائیں۔ حضرت بلاں واپس پہنچے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہمارا سوال دھرا یا۔ آپ نے دریافت فرمایا ”یہ کون عورتیں ہیں؟“ انہوں نے بتایا ”ایک انصار کی عورت ہے اور دوسری حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ، حضرت زینب بنت علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ گھر میں کس طرح وقت گزارتے تھے؟“ انہوں نے جواب دیا ”ویسے تو ان کا زیادہ تر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس یا جہاد میں گزرتا، لیکن جب گھر آتے، تو اندر آنے سے قبل دروازے پر دستک دیتے، پھر کھنکھارتے ہوئے اندر داخل ہوتے۔ سلام دعا کے بعد ہم سب کا حال احوال دریافت کرتے۔ کوئی تازہ حدیث مبارکہ سُنّتے، تو ہم سب کو ڈھنکا کر اُس کے بارے میں بتاتے۔ گھر کے اندر قرآن و سُنّت کے احکامات کی مکمل پابندی کرواتے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ دیتے۔ گھر یلو کاموں میں میرا ہاتھ بٹاتے اور بازار سے سود اسلف لاتے۔“

وفات اور اولاد

حضرت زینب بنت علیہ السلام کی اولاد اور وفات کے بارے

.....سب کچھ کہہ گزرتے ہیں

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

غیر معمولی باضمیر انسانوں کو امریکا بعد از مرگ تھکی یوں دیتا ہے کہ نائم میگزین نے اسے 2006ء میں دنیا کے 100 مؤثر ترین افراد میں شامل کرنے کا اعزاز دے دیا! اب دیکھ لجیے یہاں سے جن افغانوں کو وہ احسان کر کے ہمراہ لے گئے تھے ان کا حشر جا بجا کیا ہوا۔ 41 سالہ اجمل امانی افغانستان میں امریکی اپیشن فورسز کا ترجمان رہا۔ اس خدمت کے دوران کئی مرتبہ وہاں طالبان کے ہاتھوں زخمی ہوا۔ نفیاتی امراض کا شکار ہو گیا۔ امریکا میں زیر علاج تھا۔ اسی کیفیت میں (سیپر اسلو، 25 نومبر) اپنے ہوٹل میں اس نے ایک چھوٹا، 6 انچ کا چاقو نکال لیا۔ امریکی پولیس نے سیدھی چھگوٹیاں برسا کر دیں مار پھینکا۔ اتنا حرم بھی نہ کھایا کہ زخمی کر کے قابو کر لیتے جان سے نہ مارتے! امریکا پر مر منٹنے کا عبرت ناک انجام!

ادھر پچھلے دنوں عرب امارات سے زلزلے اور افراتفری، پریشانی، سراسیگی کی خبریں آئیں۔ مگر یہ عجب کیا، کہ فلسطینیوں پر گزرتی قیامتوں سے منہ موڑے امارتی صدارتی محل پر اسرائیلی پرچم آویزاں ہوا، سفارتی تجارتی تعلقات عروج پر ہیں۔ اسرائیلی ترانے پڑھا گیا۔ زمین جھر جھری تو لے گی۔ عالمی علماء یونین نے عرب ممالک کے اسرائیل سے تعلقات پر شدید تنقید کرتے ہوئے انہیں شرعاً حرام قرار دیا ہے۔ اس طرز عمل کو فلسطینی قوم سے خیانت و غدری قرار دیا ہے۔ صہیونی قابض فوج نے 135 فلسطینی فائرنگ کر کے زخمی کیے ہیں۔ فلسطینیوں پر تشدد سے 97 دم گھٹ جانے کے واقعات مزید ریکارڈ ہوئے ہیں۔ عالمی سطح پر مسلم قیادت کے ایسے ہی اظہار غیرت کی مسلسل ضرورت ہے۔ کشمیر اور بھارت میں مسلمانوں پر مظلوم کا نوٹس لیا جانا، مودی پر دباو بھی لازم ہے۔ یہی عرب ممالک نہ صرف اسرائیل بلکہ بھارت سے بھی محبت کی پینگیں بڑھانے کے مجرم ہیں، کشمیر پر ایسے ہی مظلوم کے باوجود د۔

جان لجیے کہ یہ کفر و ایمان کی اذلی ابدی جنگ ہے۔ ہمیں رواداری اور تقارب پڑھانے والے سبھی بغل میں چھری مسلمانوں کے لیے رکھے رہتے ہیں۔ سید سلیمان ندوی نے مسجد شہید گنج کے واقعے پر تریکھ کر لکھا تھا: ”زمیں پیاسی ہے۔ اس کو خون چاہیے لیکن کس کا؟

میہر فرش بیک ضمیر کے کچھ کو کہاتا، 42 سال کی عمر میں ڈاکٹر فوزیہ صدیقی کا یہ سوال اٹھانا نہایت محل ہے کہ: ”جعلی جنگ ختم ہو چکی۔ حکومت عافیہ کو واپس کیوں نہیں لارہی؟“ بات توچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی۔ اس جنگ کا جعلی ہونا۔ ہمارا اس میں حصہ دار بننا۔ بھری کتاب میں پرویز مشرف کا فخریہ اقرار کہ امریکا کے ہاتھ قیدی اٹھا اٹھا کر بیچ۔ سچ کھل چکا۔ پچھلے دنوں وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور، علی محمد خان نے یہ کہا تھا کہ: ”گوانتا موسے رہا ہونے والوں کو جلد واپس لایا جائے گا اور معاوضوں کی ادائی کی جائے گی۔“ یہ تو وہ قیدی ہیں جو امریکا اب بوجوہ خود رہا کر رہا ہے، اس میں ہمارا کمال نہیں۔ انہیں مشرف کی جائیدادیں بیچ کر معاوضے دینا بتا ہے۔ عافیہ تو وہ مظلوم ہے جس کے لیے مسلمانوں کے شانہ بشانہ امریکی بھی رہا کروانے کے لیے مظاہرے کر رہے ہیں۔ عافیہ کے چینیوں وزیر اعظم (جو ایک وقت میں حکومتوں کو اس پر لکارتے، پکارتے رہے۔) عمران خان منہ موڑے بیٹھے ہیں۔

ایک بیٹی جو مغرب میں قیدی بنی تا بہ مشرق ہے یہ حکم انھیں سمجھ پر ہے قاسم نہ اب معتصم ہی کوئی بلکہ مجرم ہے، کوئی بڑھا ہے اگر! یہ اہتمام مشرف دور سے کیا گیا کہ قاسم و معتصم سب عقوبات خانوں میں جھونک دو۔ ضمیر کی پکار پر اٹھنے کی اجازت 20 سال میں اس گلوب میں کسی نظرے میں بھی نہ دی گئی۔ پاکستان کے طول و عرض سے لاپتگان کی المناک کہانی گواہ ہے۔ حتیٰ کہ خود امریکا پر بھی یہی حکم لاگو رہا۔ ضمیر کے قیدی کو ہر جگہ یا زندگی کی قید سے ہی رہا کر دیا گیا، یا اسے اصلاح قید کر دیا گیا۔

ایسویٹ پریس (امریکا) کی 26 نومبر کی رپورٹ ڈائیریٹ کے سابق فوجی کی موت کی خبر دے رہی ہے۔ سامان ہر نوعیت کے بہوں اور حربوں سے کرتا رہا۔ ایسے

کچھ خفیہ ہے۔ خفیہ خفیہ ہی ملک آئی ایم ایف کے ہاتھ گروئی ہے۔ عوام کو ہمہ وقت اپنی ڈال رکھو کہ انہیں اوپر والوں کو دیکھنے کی بھی فرصت نہ ملے۔ گرمیوں میں بھلی کے ہاتھوں چوٹی تا ایڑی پسینہ ہے اور اب سردی میں گیس کو ترستے لرزتے کانپتے منقار زیر پر رہیں! صبر سے رہیں، گھبرا نہیں ہے۔ صبر کا بدله جنت ہے جو بنی ہی عوام کے لیے ہے اور حکمران عوام کو دہاں پہنچانے کے مشناق ہیں۔ اس سے بڑھ کر بہی خواہی کیا ہو گی بع کوئی سمجھنے نہ سمجھے ہم تو سب کچھ کہہ گزرتے ہیں!



ممالک کو یقین دہانی کروائی کہ انہیں افغانستان سے کوئی خطرہ لاحق نہ ہوگا۔ ہم دوسرے ممالک میں دخل اندازی کی کوئی پالیسی نہیں رکھتے۔ انہوں نے عوام کو قحط سے نجات کے لیے دعاوں کے لیے کہا، کہ یہ اللہ سے بغاوت کے نتیجے میں اللہ کی طرف سے آزمائش ہے۔

ہمارے ہاں ایک بھاری بھر کم انتہائی مہنگے جمہوری نظام جس میں پوری سرکار (حکومت، عدالیہ، بیور و کریسی سول، ملٹری) ملکی وسائل کا بیشتر حصہ نگل جاتی ہے، عوام کا حال حشر دیدنی ہے۔ پڑول کا بحران حکومت اور ڈیلر کے خفیہ مذاکرات کے بعد بھی کوستا کر ختم ہوا۔ یہاں بھی

طرابلس کی زمین کس کے خون سے سیراب ہے؟ مسلمانوں کے! مسجد اقصیٰ کس کے خون سے رنگیں ہے؟ مسلمانوں کے! ہندوستان کی زمین بھی پیاسی تھی، خون چاہتی تھی۔ کس کا؟ مسلمانوں کا۔ آخر کار یہ خون برسا اور ہندوستان کی خاک سیراب ہوئی!“ اس دور میں خون مسلم کی سیرابی سے جا بجا خل آزادی پھونا۔ تا ہم ہر جگہ ہی یہ جلد یاد یر غلام صفت حکمرانوں کے ہاتھوں بن کھلے مر جا گیا۔ سمجھی استعماری ممالک حکمرانی اشرف غنی جیسے کچھ پتی بدعناں عناصر کے حوالے کر کے گئے جو اسلام دشمنی میں آقاوں سے بدتر تھے۔ حقیقی آزادی ایک دن بھی کسی مسلم خطے کا مقدار نہ ہوئی۔

باقیہ اداریہ: تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع 2021ء

تعداد شامل ہو گئی یہ بڑی منظم جماعت تھی اور اس کے کارکن اپنے سربراہ کے اشارہ ابرو پرنا پتے تھے اور اچھا براہر قسم کا کام کر گزرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ اپنی کمیونٹی کے لوگوں کے کام بھی ہوتے تھے ان کی مدد بھی ہوتی تھی لیکن بھتہ خوری اور قتل و غارت گری بھی روزمرہ کی ایک روٹین بن گئی تھی۔

انہائی اہم سوال یہ ہے کہ مہاجریوں کو اپنی ”مہاجرت“ قریباً پیشیتیں (35) سال بعد کیوں یاد آئی۔ اس وقت تک ان کی وہ نسل جو پاکستان ہی میں پیدا ہوئی تھی جوانی ہی کوئیں اور ہیئت عمر کو بھی پہنچ رہی تھی۔ ہماری رائے میں اس کی تین وجہات تھیں: (1) مقامی سندھیوں کا Son of the Soil ہونے کے حوالے سے انہائی متکبرانہ روایہ جو عروج پر پہنچ چکا تھا۔ (2) 1971ء میں پاکستان ٹوٹنے کے بعد ایک سندھی کا وزیر اعظم بن کر مقامی سندھیوں کو Out of the Way Way کا اطاف حسین کا انہائی اناپرست ہونا پھر نے کراچی اور حیدر آباد کے لوگوں میں بڑا اشتعال پیدا کر دیا تھا۔ (3) اطاف حسین کا انہائی اناپرست ہونا پھر یہ کہ بگلہ دیش بننے کے بعد جناح پور بنانے کے خواب دیکھنے لگنا۔ حقیقت یہ ہے کہ جناح پور کا بے تاج بادشاہ بننا اطاف حسین کی ایسی خواہش تھی جسے کنشوں کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔ علاوہ ازیں ذوالقدر علی بھٹو کی پھانسی سے مقامی سندھیوں کے مخالفانہ جذبات کا مقابلہ کرنے کے لیے جزل ضیاء الحق کو سندھ کے شہریوں کی مدد کی ضرورت تھی۔ لہذا ایسا سی مفادات کی تکمیل کے لیے ایم کیو ایم جیسی جماعت کو کھڑا کیا گیا اور اس کی مکمل پشت پناہی کی گئی۔ قصہ کوتاہ، ان وجہات کی بناء پر ایم کیو ایم محض ایک مضبوط جماعت ہی نہیں بلکہ زور آور اور منہ زور جماعت بن کر سامنے آئی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی تمام مخالف جماعتوں اس زمانے میں ایم کیو ایم کی پشت پر تھیں۔ اس پس منظر میں ہم کہنا تو یہ چاہتے تھے کہ اگر ایم کیو ایم ایک منظم جماعت کی حیثیت سے اور اتنی زبردست عوامی حمایت کی حامل ہونے کی وجہ سے پاکستان کی داخلی سیاست میں ثابت روں ادا کرتی تو آج پاکستان کی صورت حال کافی مختلف ہوتی لیکن منقی بنیادوں پر قائم ہونے والی ایک جماعت ثابت روں ادا کرتی تو کیسے کرتی یہ غیر منطقی بات تھی۔ ہم ایم کیو ایم کی بنیاد کو منقی اس لیے قرار دیتے ہیں کہ مہاجر چند سال کہلانا چند دہائیوں تک کہلانا یا ایک نسل تک کہلانا تو سمجھ میں آتا ہے کوئی نسل درسل اور صدیوں تک مہاجر نہیں کہلانا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ تقسیم کے وقت ان بھارتی مسلمانوں نے بھارت سے پاکستان بھارت دووجہات کی بناء پر کی تھی۔ پہلی یہ کہ وہ ہندوؤں کے ملک میں اپنا اور اپنی آئندہ نسلوں کا مستقبل محفوظ نہیں سمجھتے تھے اور دوسرا یہ کہ وہ جان و مال کی قربانی دے کر ایک اسلامی ریاست کے شہری بننا چاہتے تھے۔ فرض کر لیں کہ ان کی دونوں توقعات پوری نہیں ہوں گے تب بھی ثابت روایہ یہ تھا کہ مہاجریوں کے نہیں شہریوں کے حقوق کے لیے آواز بلند کی جاتی اور ملک میں نفاذ اسلام کے لیے تگ ودو کی جاتی جبکہ وہ صرف مہاجر جا رکھتے رہے اور سیکولر نظام کے علمبردار بن گئے۔ (جاری ہے)

1996ء میں طالبان کی حکومت قائم ہوئی تو عالمی قوتوں کے مقابلہ حریت کے توانا جذبوں کے امین کیونکر برداشت کیے جاتے۔ سو افغانستان کی ایئٹ سے ایئٹ بجادی۔ اب ایک مرتبہ پھر عشق بلا خیز کا قافلہ سخت جان دنیا کو ششدہ رکیے (فَبِهِتَ الَّذِي كَفَرَ) مندِ اقتدار پر چھاپ گکا ہے۔ توکل، ایمان، یقین، محکم، عمل پیغم کی خونچکاں داستان تاریخ کی گھاٹیوں سے سرخو ہو کر پورے افغانستان پر کلمے کی حکمرانی کا اعلان کر رہی ہے۔ ملا محمد حسن اخوند، وزیر اعظم اسلامی امارت نے قوم سے پہلا خطاب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کے معاشی بحران اور بے روزگاری کی تمام تر ذمہ داری پچھلی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اس حکومت نے اپنے سمجھی وعدے پورے کیے ہیں۔ ماضی میں لوگ بے در بے گھر ہو چکے تھے۔ آج ہر طرف تحفظ اور امن ہے۔ میں اپنی قوم اور مجاهدین سے کہتا ہوں کہ وہ شانہ بشانہ اسلامی نظام کے قیام اور استحکام کے لیے، ایک بہتر مستقبل کے لیے کام کریں۔ ہم اپنی ہمت سے بڑھ کر دن رات لوگوں کے مسائل حل کرنے میں جتنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ واضح کیا کہ جو لوگوں کے گھروں میں (بلا جائز) گھس رہے ہیں وہ مجاهدین نہیں بلکہ ان کا حلیہ اختیار کر کے سلح چور ڈاکو ہیں۔ انہوں نے اپنے گورزوں، کمانڈروں، افسروں کو تاکید کی کہ اپنے دروازے عوام (کے مسائل حل کرنے) کے لیے کھلے رکھیں، ورنہ اللہ اپنی رحمت کے دروازے آپ پر بند کر دے گا۔ انہوں نے تعلیم کا مردوزن دنوں کے لیے لازم ہونا ضروری قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسلامی امارت نے خواتین کو ان کے حقوق، وقار، پاکیزگی اور عزت عطا کی ہے۔ انہوں نے ہمسایہ

اسلام میں الیک مشائی شوہر کا کردار کیا ہے؟

زبیدہ نصیر

عورت اپنے تمام اثاثے مرد کے حوالے کر دے، جب نہ کرے اور بسا اوقات عورت کے ساتھ مار پیٹ کرنا۔ ایک شادی شدہ عورت ہرگز دوسرے درجے کی شہری نہیں ہوتی۔ شوہر کی طرح وہ بھی انسان ہے اور اس کے بھی کچھ احساسات ہیں۔ ایک شوہر کو اس بات کی پابندی کرنی چاہیے کہ وہ عورت کے ساتھ بذبافی نہ کرے، اور دوستوں اور گھر والوں کے سامنے اس کے ساتھ بڑے انداز سے پیش نہ آئے۔ کیونکہ اس سے عورت کی بہت دل شکنی ہوتی ہے۔

اخلاقی شوہر

ہم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے: ”میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔“ (منhadh)

اچھا کردار ایمان اسلام کی بنیاد ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے پیچھے بہت زیادہ حکمت و دانائی پنهان ہے۔ اس لیے یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ ایک شوہر اپنی بیوی سے اچھے اخلاق سے پیش آئے گا خاص طور پر مشکل وقت میں اور دونوں کے مابین کسی بات پر ناقلتی ہو گی۔ اس لیے اسے وہ اپنی زوجہ کی بات مکمل تخلی سے نہ گا اور اس پر چیخنے چلائے گا نہیں۔ عورتوں کے مابین ایک مشہور قول ہے (اگرچہ یہ کہنا بھی درست نہیں ہے) کہ ”شرافت مرچکی ہے“ یہ درحقیقت مردوں کے بنیادی ضابط حیات کی طرف اشارہ ہے۔ مسلمان مردوں کو اس کو تلقین بنانے کی ضرورت ہے۔

درگزر کرنے والا شوہر

ہر شخص غلطی کرتا ہے اس لیے شوہروں کو ہر ممکن حد تک اپنی بیویوں کے لیے درگزر کرنا چاہیے۔ اگر وہ کوئی غلطی کریں تو انہیں بتائیں کہ انہوں نے کیا غلطی کی اور انہیں اس کو درست کرنے کی ترغیب دیں۔ اگر شوہر معاف کرنے والا بن جائے اور بہت پیار سے معاملات کو حل کرنے کی کوشش کرے تو زندگی سہل ہو سکتی ہے۔

تجدد دینے والا شوہر

ہر ایک چیز سے بڑھ کر عورت کو مرد کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چاہے آپ کتنے ہی مصروف کیوں نہ ہوں اپنی زوجہ کے ساتھ ضرور وقت نکالیں اور اسے بھر پور توجہ دیں۔ عورت کم آمدن میں گزار کر سکتی ہے اگر اسے شوہر وقت دے۔ اگر آپ زیادہ کمانے کی دھن میں ممکن ہیں اور اپنی زوجہ کو نظر انداز کر رہے ہیں تو اس طرح عالمی زندگی مشکلات کا شکار ہو سکتی ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے ایک شوہر ہونے کا کیا مطلب ہے؟ کیا صرف اپنے گھر والوں کو کھانا، رہائش اور کپڑے فراہم کرنا ہی اس کی ذمہ داری ہے یا اس کی ذمہ داریاں اس سے کہیں بڑھ کر ہیں؟ اس مضمون میں ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی رو سے ایک شوہر کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔

ایک شوہر اپنے خاندان کا سرپرست ہوتا ہے

سب سے اول اور اہم شوہر کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے حصول رزق کے لیے کوشش رہتا ہے۔ اس حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے: ”تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے حق میں بہتر ہو اور میں اپنے اہل کے لیے تم میں سب سے زیادہ بہتر ہوں۔“ (ابن ماجہ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازدواج سے بہت محبت کرتے تھے۔ بد قسمتی سے ہمارے ہاں مردائی کا ایک عجیب سانظریہ پایا جاتا ہے اور بیوی سے محبت کرنے والے فرد کو اکثر اس کے دوست اور عزیزو واقرباً زن مرید کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے اور اپنے اہل و عیال کے لیے اپنے بہت سارے منصوبے ترک کر دیتا ہے۔ پس اسلامی نقطہ نظر سے یہ ایک غلط نظریہ ہے۔ البتہ اصل بات یہ ہے کہ شوہر بیوی کی محبت میں کسی قسم کا کوئی غیر شرعی کام نہ کرے حقیقت یہ ہے کہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے لیے راحت کا سبب ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

”اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تمہارے لیے تمہیں میں سے بیویاں پیدا کیں تاکہ ان کے پاس چین سے رہو اور تمہارے درمیان محبت اور مہربانی پیدا کر دی، جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے اس میں نہ نشانیاں ہیں۔“ (الروم: 21)

عزت دینے والا شوہر

ایک عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شوہر کی تمام جائز اور منطقی احکامات کو مانے۔ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ عورت کو ہر حال میں مرد کے احکامات کی پیروی کرنی چاہیے اور بس اس کا یہی کام ہے۔ پس وہ عورت کو ہر وہ کام کرنے پر مجبور کرتے ہیں جیسا کہ وہ چاہتے ہیں کہ

مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ جذباتی ہوتی ہیں اور اس بات کو عمومی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ جذباتی ہونا یہاں منفی پہلو میں نہیں لیا جاسکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ جذباتی انفارمیشن پر اسیس میں مردوں کی نسبت بہتر ہوتی ہیں۔ چونکہ ایک عورت زیادہ حساس ہوتی ہے اس لیے شوہر پر یہ لازم ہے کہ وہ جس قدر ممکن ہو اس کے ساتھ محبت اور مہربانی کا

India's arrest of Kashmiri human rights activist evokes global condemnation

Inam ul Hassan

The UN as well as several international human rights organizations have condemned Indian occupation forces' arrest of Khurram Parvez. He is a leading human rights activist in Kashmir.

Mary Lawlor, the UN Special Rapporteur on Human Rights Defenders, called his arrest "disturbing". In her tweet, Lawlor said, "I'm hearing disturbing reports that Khurram Parvez was arrested today [Nov 22] in Kashmir & is at risk of being charged by authorities in India with terrorism-related crimes. He's not a terrorist, he's a human rights defender."

Netherlands' human rights organization, Rafto Foundation, that had awarded its 2017 prize to Parvez, termed his arrest "disturbing news". "Kashmiri Human Rights Defender and Rafto Laureate 2017 Khurram Parvez arrested today (22 Nov). We appeal to Indian authorities to release him from detention without delay," the statement said.

The World Organisation Against Torture (OMCT) also issued a statement calling for his immediate release. OMCT is a global network of over 200 NGOs fighting for human rights and against torture. "We are deeply concerned about the high risk of torture while in custody," it said in its statement about Parvez's detention.

Parvez, arrested from his home, is well-known internationally for his human rights work. Aided by the local police and paramilitary forces, India's National Investigative Agency

(NIA) personnel raided his house. The Agency has gained notoriety for its criminal conduct against innocent Kashmiris who have been struggling for the right of self-determination for more than seven decades. During the raid, NIA personnel confiscated Parvez's cell phone, laptop and some books. His wife's cell phone was also snatched.

Program coordinator for the Jammu Kashmir Coalition of Civil Society (JKCCS), Parvez was arrested a week after his organization issued a statement condemning recent killings of civilians in Srinagar, the state capital. Indian occupation forces have been using Kashmiri civilians as human shields. Several have died under such circumstances what are euphemistically called "encounters" with militants but in reality, Kashmiri youth are being extrajudicially executed.

JKCCS is an umbrella group of various rights organizations and individuals based in Indian occupied Kashmir. Parvez is also chairperson of the Asian Federation against Involuntary Disappearances (AFAD). According to the charge sheet handed to his family, Parvez was booked for multiple alleged offences including the notorious Unlawful Activities Prevention Act (UAPA).

It is reflective of the stifling atmosphere under Indian occupation that even human rights work in Kashmir is classified as 'unlawful activity'. The raft of sections under which the case has been filed include sections 120B

case has been filed include sections 120B (criminal conspiracy), 121 (waging war against the government of India) and 121A (punishment for conspiracy to wage war against the government of India) of the Indian Penal Code and sections 17 (raising funds for terror activities), 18 (punishment for conspiracy), 18B (recruiting any person or persons for commission of a terrorist act), 38 (offence relating to membership of a terrorist organisation) and 40 (offence of raising fund for a terrorist organisation) of the Unlawful Activities (Prevention) Act 1967. Having kept the people of Jammu and Kashmir in prison-like conditions for more than two years, Indian occupation forces are now criminalizing human rights work as well.

This is what the arrest of Parvez means.

The JKCCS has published several reports on gross human rights abuses in Kashmir under Indian military occupation. Its last report, 'Kashmir's Internet Siege' highlighted the arrest of thousands of people and failure of the judicial system in IOJK after India unilaterally and illegal abolished Articles 370 and 35A in August 2019.

This is not the first time Khurram Parvez has been arrested. In 2016, he was imprisoned for 76 days under another notorious law, the Public Safety Act (PSA). He was prevented from boarding a flight to Switzerland to take part in a session of the UN Human Rights Council. The people of Jammu and Kashmir have struggled against India's illegal occupation since October 1947. Even before India gained independence from British rule, the Kashmiris were struggling against Dogra rule. The state of Jammu and Kashmir is overwhelmingly Muslim but the ruler, Hari Singh was Hindu. Under the partition plan, the state of Jammu and Kashmir should

have become part of Pakistan. This was also the desire of the vast majority of people. They were frustrated in their genuine by a diabolical plot hatched by the British and India's new rulers and illegally occupied the state. India maintains more than 900,000 troops in Kashmir to oppress and terrorize the people. While the people's struggle against Indian occupation has been ongoing, in August 2019, the fascist regime of Narendra Modi unilaterally abrogated a number of articles that had granted some measure of autonomy to the people. Indian occupation forces have also intensified their reign of terror against the people including arresting human rights activists.

Khurram Parvez's arrest is part of this clampdown. Thousands of other Kashmiris also languish in India's notorious jails. Unless there is concerted international pressure on India, the Modi regime will continue with its inhumane policies.

It must not be allowed to succeed.

Courtesy: *The Truth Journal*

اللہ تعالیٰ نے جنہیں دعائے مغفرت دیے ہیں

- ☆ حلقہ ساہیوال، پاکستان کے ملتزم رفیق ایاز احمد وفات پاگئے۔
- ☆ فیصل آباد کے مبتدا رفیق قدیم جاوید کے والدروڑا یکسینٹ میں وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0303-9556238
- ☆ حلقہ کراچی جنوبی، قرآن اکیڈمی کے رفیق شہباز طاہر کے بھنوئی وفات پاگئے۔
- ☆ حلقہ سرگودھا کے ناظم مالیات محمد ثاقب قریشی کے چچا وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0321-6079797
- ☆ حلقہ خیر پختونخوا جنوبی ناصر پور پشاور کے رفیق محترم قاری و فاصل احمد کے چچا وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0321-9187261
- اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔
- قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْجُمْهُمْ وَأذْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَسِيرًا

Vol. 30

Regd. C.P.L NO. 114

No.45

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ٹرین
کھانسی کا شربت
شوگرفی

میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکساں مفید

